بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث القرآن
بیاد
حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ
مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
اہلحدیث
لاہور
مسلک اہلحدیث کا داعی
جلد:47 | ۸ تا ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ 18 تا 24 مارچ 2016ء | شمارہ:12

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ..... مرادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم!
شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر
صدیوں تجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی!
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اسلامی جمہوریہ پاکستان
پاکستان اور اسلام لازم و ملزوم،
یہاں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں۔
امیر محترم شاہ اجمد میر حفظہ اللہ
محمد رسول اللہ
غیر مسلم مفکرین کا آپ کو خراج تحسین!

قرآن و سنت کی روشنی میں

جوڑوں کا صدقہ.....؟!

فنسائی حادثہ میں ہلاکت.....؟!

بھائی کی موجودگی میں بھانجے کا حصہ؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

اعتدال کی اہمیت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ (ال عمران: 143)

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہوں۔''

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو حسن اخلاق کی جو تعلیم دی ہے اس میں ایک صفت اعتدال اور میانہ روی ہے۔ اسلام اس خاص صفت کی بدولت دوسرے ادیان اور مذاہب سے منفرد اور ممتاز ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو زندگی کے تمام معاملات میں افراط وتفریط سے بچنے اور میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ زندگی کا کوئی بھی گوشہ ہو چاہے وہ معیشت و معاشرت ہو یا رسوم ورواج، کھانا، پینا اور پہننا ہو یا خوشی، غمی کے اوقات ان سب معاملات میں میانہ روی کی تعلیم وتلقین کی گئی ہے۔ آیت مبارکہ میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یعنی اے امت مسلمہ کے افراد! آپ کا مذہب اور دین افراط وتفریط کے درمیان ایک راہ راست پر قائم ہے۔

عبادات میں میانہ روی کی مثال دعا میں آواز کو بالکل پست یا بہت بلند کرنے کی بجائے حکم ہوتا ہے:

﴿وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝۱۱۰﴾

''تم اپنی نماز (دعا) میں نہ بہت زور سے پکارو اور نہ بہت ہی چپکے چپکے پڑھو بلکہ ان دونوں کی درمیانی راہ تلاش کرو۔'' (الاسراء)

چال ڈھال میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ اقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝۱۹﴾ (لقمان)

''درمیانی چال چلو اور اپنی آواز دھیمی رکھو بلاشبہ سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔''

یعنی آپ کی چال نہ اتنی تیز ہو کہ اس میں متانت، سنجیدگی اور وقار باقی نہ رہے اور نہ اتنی سست ہو کہ ریاکاروں یا بیماروں کی سی بن جائے۔ اسی طرح آواز میں بھی اعتدال ہونا چاہیے نہ تو چیخ چلا کر بات کرو، اور نہ ہی بالکل دھیمی آواز سے بات کرو کہ سننے والے کو سننے میں دقت ہو۔ اسی طرح کھانے پینے، پہننے اور خرچ کرنے میں بھی اسراف وتبذیر کی بجائے درمیانی راہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حد سے تجاوز کرنے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے بحیثیت مسلمان ہمیں اسلام کے اس امتیازی وصف کو اپنی زندگی کے ہر کام اور ہر عمل میں اپنانا چاہیے جس کے نتیجے میں تمام افراد معاشرہ کے لیے سہولت اور آسانی پیدا ہوگی۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

حسد کے نقصانات

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ".] (أبوداود، ابن ماجه)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔'' (ابوداود، ابن ماجہ)

دل کی روحانی بیماریوں میں سے ایک بیماری حسد ہے۔ حسد، بغض، عناد، کینہ، نفاق اور لالچ، ایسی چیزیں ہیں جو نقصان کے علاوہ کچھ نہیں دیتیں۔ اسی بنا پر رسول اکرم ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حسد کے بارے میں خاص طور پر فرمایا کہ اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لئے کہ حسد کی وجہ سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ وہ راکھ کسی کے کام نہیں آتی، اسی طرح حسد کرنے والے کی نیکیاں بھسم ہو جاتی ہیں۔ حسد دل کی بیماری ہے جس کی وجہ سے حسد کرنے والا کسی کی بھلائی یا اس کی خوشی کو برداشت نہیں کرتا بلکہ خواہش کرتا ہے کہ یہ بھلائی اور نعمت اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے۔ بعض لوگ بلاوجہ کسی کی عزت وشہرت کو دیکھ کر اپنے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں' یہ حسد کی ایک شاخ ہے جس میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔

حسد کے مقابلے میں رشک ایک عمدہ خصلت ہے، کسی مسلمان بھائی کی عزت وتکریم دیکھ کر خوش ہونا نیکی ہے۔ اسی نوعیت کا حسد (رشک) کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے۔ فرمایا کہ دو قسم کے لوگوں پر حسد (رشک) کیا جا سکتا ہے: ایک وہ شخص جو علم حاصل کرتا ہے پھر اس علم کو آگے پھیلا رہا ہے اور دوسرے وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو اپنی ذاتی کاوش خیال نہیں کیا بلکہ اللہ کا فضل سمجھ کر اسے اس کی راہ میں خرچ کیا۔ اس طرح کے دو اشخاص قابل رشک ہیں۔ کسی کی عزت، دولت اور صحت کو دیکھ کر جل جانا اور دل میں تنگی محسوس کرنا اور یہ خواہش کرنا کہ یہ سب کچھ مجھے مل جائے، ناپسندیدہ فعل ہے۔

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاہ وحشمت کا طلبگار تباہ ہوا، درہم ودینار کا بندہ تباہ ہوا، کامیاب وہ شخص ہوتا ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دین میں محنت کرے اور اپنے دل کو حسد، بغض، کینہ، لالچ اور عناد سے پاک کر لے، اس لئے کہ حسد کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

فرد قائم ربط ملّت سے ہے.....!

اسلام میں اتفاق واتحاد کی اہمیت اور عصر حاضر میں اس کی ضرورت واہمیت سے ہر باشعور شخص بخوبی آگاہ ہے۔ آج اسلامیان عالم جن نازک پر خطر اور ناگفتہ بہ حالات سے دو چار ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق بنیان مرصوص بن جائیں۔ کیونکہ اسلام ہی ہماری قوت اور ہماری سربلندی کا سرچشمہ ہے۔ اس کے بغیر ہماری تمام کوششیں اور توانائیاں رائیگاں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اختلافات جب بھی سر اٹھاتے ہیں مسلمانوں کو اسلام سے دور لے جاتے ہیں۔ اسلام دلوں کے قریب ہو تو ہمارے دل بھی قریب ہو جاتے ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اسلام جس قدر اتحاد ویگانگت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے اسی قدر ہم اس نعمت سے محروم ہیں۔ حالانکہ اتحاد ویکجہتی وقت کا اہم تقاضا ہے جس کے بغیر اپنے مسائل کو حل نہیں کر سکتے۔

آیئے! ذرا تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں کہ اتحاد کے سبب ہم دنیا کے جلال وجمال کے کس طرح وارث بن گئے۔ دنیا جانتی ہے کہ ظہور اسلام سے قبل عالم انسانیت سیاسی، معاشی، معاشرتی اور مذہبی اعتبار سے مختلف طبقوں اور فرقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ سیاست میں آمریت اور جور واستبداد کا دور دورہ تھا۔ معاشرت میں انسان اونچ نیچ میں تقسیم تھے۔ معاش میں امیر وغریب کا فرق اور ظالم ومظلوم طبقوں کا وجود قائم تھا۔ مذہبی عقائد پر مبنی فرقوں کی وجہ سے انسانیت مختلف اور متصادم گروہوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ قرآن پاک نے ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ کہہ کر ان دگر گوں حالات کی نشاندہی فرمائی ہے۔ آخر کار انسانیت کو ظلم کی اس تاریک اور طویل رات سے نجات ملی اور اسلام کی صبح جاں نواز، امن وسلامتی، انسانی وحدت اور اتحاد ویگانگت کا پیام دلنواز لے کر طلوع ہوئی۔ آدمیت کو احترام وتوقیر کی نعمت ملی۔ سیاست میں جبر وتشدد کی بجائے باہمی مشاورت سے معاملات حکومت طے پانے لگے اور ظالم حکمرانوں سے انسانیت کو نجات حاصل ہوئی۔ معاشرے میں کمزور وقوی کا فرق ختم ہوا اور عدل وانصاف کا دور شروع ہوا۔ معاشی طور پر ترجیح یافتہ اور مظلوم طبقوں کی غیر انسانی تفریق ختم ہوئی اور ہر مسلمان اپنے حق سے بہرہ ور ہوا اور واضح طور پر حکم آیا ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ کہ ''اے مسلمانو! تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں فرقہ فرقہ نہ بن جاؤ'' پھر یہ بھی تنبیہ فرمائی کہ ''اے مسلمانو! تم مشرکوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقہ فرقہ بن گئے۔'' اسلام نے تو ''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔'' کا درس دے کر واضح کر دیا ہے کہ نجات انہی دو اصولوں میں ہے اور اتحاد بھی انہی پر قائم ہو سکتا ہے اور برقرار رہ سکتا ہے ﴿وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ اور جدا جدا نہ ہو کہہ کر فرقہ بندی سے روک دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مذکورہ دو اصولوں سے انحراف کرو گے تو تمہارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی اور تم الگ الگ فرقوں میں بٹ جاؤ گے۔'' (احسن البیان)

اسلام کا قرنِ اوّل ہماری تاریخ کا عہد زرّیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقیدہ وعمل کی بنیاد اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ تھی اور اسی پر متحد تھے۔ آج بھی اگر اپنے اختلافات ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ قرآن پاک کا یہی حکم ہے: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ کہ ''اپنے متنازعہ امور کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو'' یعنی انہیں اپنا حکم تسلیم کر لو تو پھر تمہارے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: (ترجمہ) کہ ''کتاب وسنت کو پیروی اختیار کرو تم گمراہ نہیں ہو گے۔'' آج ہمارے اختلافات کا سبب یہ ہے کہ ہم نے کتاب وسنت کی بجائے شخصیات کو اپنے فکر وعمل کا مرکز قرار دے لیا ہے۔ حالانکہ کتاب وسنت کو ہی اپنے فکر وعمل کا محور بنانے میں دین ودنیا کی فلاح وکامرانی کا راز مضمر ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ دور انفرادیت کا دور نہیں، اجتماعیت کا دور ہے جو اجتماعی کوشش، اجتماعی جد وجہد اور اجتماعی عمل وکردار کا متقاضی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازش کرنے والی سامراجی طاقتوں کے نقابوں کو نوچ کر پھینک دیا جائے لیکن یہ اس وقت ممکن ہے جب مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ اتحاد واتفاق کو پوری طرح اپنا لیں۔ دین کی ایک لڑی میں منسلک ہو جائیں ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا﴾ پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تفرقہ بازی اور تنازعہ سے اجتناب کریں۔ ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ اور ﴿أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ کا نمونہ بن جائیں اور قرآن وحدیث کو مشعل راہ بنائیں۔ علامہ اقبالؒ نے کہا ہے ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
اسلامی معاشرے میں یکجہتی اور اتفاق (خطبہ)	6
رسول اللہ..... غیر مسلموں کے اعتراضات	10
سیدنا عمر فاروقؓ..... مراد مصطفیٰ	11
مرد وزن کی مساوات.....فطرت کے معانی	14
علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ	16
گائے کا گوشت	17
ردِ قادیانیت پر علماء اہل حدیث کی خدمات	19
سید عبدالحنان شاہ فی ذمۃ اللہ	20
طب وصحت	21
شعائر اللہ کا مفہوم ومقصود	22
اخبار الجماعۃ	24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

پاکستان اور اسلام لازم وملزوم ہیں' یہاں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں۔ پروفیسر ساجد میر

مغرب سے زیادہ اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے۔نسواں بل نے اسلام کے عائلی نظام پر نقب لگائی ہے' مسترد کرتے ہیں۔ ملک کو سیکولر نہیں بننے دیں گے

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان اور اسلام لازم وملزوم ہیں یہاں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں۔مغرب سے زیادہ اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے۔نسواں بل نے اسلام کے عائلی نظام پر نقب لگائی ہے۔ اسے مسترد کرتے ہیں۔ ملک کو سیکولر نہیں بننے دیں گے،کسی ایک دینی جماعت نے بھی نسوال بل کی حمایت نہیں کی۔دین اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے ہرقسم کی قربانی دیں گے۔اس امر کا اظہار انہوں نے جامعہ سلفیہ کے فاضلین کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ اسلام کی فطرت ہے کہ اسے جتنا کوئی دبائے گا یہ اتنا ہی ابھرے گا۔پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اسکی بقا بھی اسلام میں ہے۔دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں انہیں مسمار کرنے والے خودمٹ جائیں گے۔آج دشمن کو اتنا باریک بینی سے نہیں دیکھا جارہا جتنا علماء کو دیکھا جارہا ہے۔نیشنل ایکشن پلان کے تحت زیادہ نشانہ دینی طبقہ بنایا جارہا ہے۔ آئے روز علما اغوا ہورہے ہیں۔سیکورٹی اداروں کو کوئی پوچھنے والا نہیں،بعض سیکورٹی ادارے سول اتھارٹی سے بالاتر ہو چکے ہیں۔پروفیسر ساجد میر نے علماء پر زور دیا کہ وہ تبلیغ اوردعوت کے میدان میں اعتدال کی راہ اپنائیں۔انتہاپسندی اور فرقہ واریت سے اجتناب کریں۔انہوں نے کہا کہ عمل کے بغیر علم وبال ہے۔بعدازاں میڈیا کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انکا کہنا تھا کہ مذہبی جماعتیں ملک میں دینی اقدار کے تحفظ کے لیے ایک بڑی تحریک کا سوچ رہی ہیں اس مقصد کے لیے 15 مارچ کو منصورہ میں دینی قیادت کا مشاورتی اجلاس ہورہا ہے۔کنونشن سے مولانا عبداللہ ناصر رحمانی، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا محمد یونس بٹ، مولانا عبدالعزیز علوی، پروفیسر یٰسین ظفر نے بھی خطاب کیا۔اس موقع پر پنجاب اسمبلی کے منظور کردہ نسواں بل کو قرآن وسنت کے منافی قرار دے کر اسکے خلاف متفقہ قرارداد بھی منظور کی اور فوری طور پر بل کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔

حقوق نسواں کے واعظوں کی چرچوں اور مندروں کو زیادہ ضرورت ہے۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ہندوستان میں عورتوں کو خاوندوں کے ساتھ زندہ جلایا جاتا ہے لیکن کبھی مغربی میڈیا ہندو معاشرے کو خواتین کا دشمن قرار نہیں دیتا۔ آزادی حقوق نسواں کی ساری یلغاراورنزلہ اسلام کے خلاف نکلتا ہے۔حقوق نسواں کے واعظوں کی چرچوں اورمندروں کو زیادہ ضرورت ہے۔ اسلام عورتوں کے حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے اپنے بیان میں کیا۔انہوں نے کہا کہ اسلام میں عورتوں کو وراثت سے محروم کرنا،عورت کو مارنا پیٹنا،عورت پر بے جاالزام لگانا،عورت کے مال پر قبضہ کرنا عورت کو بے جا طلاق دینا،عورت کی جبری شادی کرنا،عورت کو ونی کی بھینٹ چڑھانا،کاری کرنا اوراسکی شادی قرآن سے کرنے کی قطعا گنجائش نہیں۔۔عورتوں کو عزت واحترام دینے والا اسلام آج پوری دنیا میں مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے،جو مذہب عورت کے حق میں متعصب ہے اسے آج عورت کے خلاف متعصب سمجھا جاتا ہے۔۔انہوں نے کہا کہ ایک سازش کے تحت این جی اوز نے بڑے پیمانے پرسماجی تبدیلیوں کے لئے کوششیں شروع کیں۔ پنجاب میں نسواں بل بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔مغرب زدہ این جی اوز چاہتی ہیں کہ پاکستانی عورت گھر سے باہر نکلے،برقعہ کو دور پھینکے،جم،باراورکلب کی طرف رخ کرے، بیوٹی کنسرٹ میں حصہ لے اور پاکستانی معاشرے کو لبرل بنا دیا جائے۔ ہم پاکستانی معاشرے کو مغرب زدہ نہیں بننے دیں گے اور نہ ہی حقوق نسواں کے نام پرعورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

امسال حج پالیسی کا اعلان رواں مہینے کیا جائے گا' قائمہ کمیٹی کا اجلاس 10 مارچ کو طلب کیا جائے گا

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلی اور قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور وحج کے چیئرمین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ حج پالیسی 2016 کا اعلان رواں مہینے کردیا جائے گا' اس مقصد کے لیے قائمہ کمیٹی کا اجلاس 10 مارچ کو طلب کیا گیا ہے۔اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی دفتر 106 راوی روڈ میں حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا جس کی قیادت مرکزی چیئرمین ندیم شریف اور پنجاب کے چیئرمین شفیق کاشف نے کی۔ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ آئندہ سے قائمہ کمیٹی میں ہوپ کے نمائندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی تاکہ پرائیویٹ حج ٹور آپریٹر کے ساتھ مربوط پالیسی بنائی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کے تناظر میں پرائیویٹ ٹور آپریٹرز کے طریقہ کار اور سہولتوں کی عدم فراہمی پر حکومت کو تحفظات ہیں۔ عازمین حج کی سہولتوں خصوصا کرایوں میں توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔حکومت سہولتیں دینے کے لیے تیار ہے۔وفد میں ہوپ کے دیگر عہدیداران شفیق رفیق احمد، حاجی مقبول احمد، طالب حسین اور جمشید مسرت بھی شامل تھے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار احمد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 - Mob.: 0300-4178626
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

جوڑوں کا صدقہ

سوال میں نے کسی حدیث میں پڑھا تھا کہ انسان کو اپنے جوڑوں کا صدقہ دینا ضروری ہے' کس قدر صدقہ دینے سے انسان اس سے بری الذمہ ہو جاتا ہے' نیز زندگی میں ایک مرتبہ دینا ہے یا کہ ہر روز یہ کام کرنا ہوگا۔ وضاحت کریں؟

جواب انسان پر اللہ تعالیٰ کی بہت نعمتیں ہیں اور اس کی ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ انسانی وجود بھی کئی ایک جوڑوں پر مشتمل ہے تاکہ انسان نقل و حرکت کر سکے اور کسی چیز کو آسانی سے پکڑ کر اس سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکے' اگر انسان کا وجود ایک تختہ ہوتا تو اسے کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا؟ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کا شکر ادا کرنا بھی واجب ہے۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ دیا کرے۔'' (مسند احمد: ج ۵' ص ۳۵۴)

ایک دوسری حدیث میں صراحت ہے کہ یہ صدقہ ہر روز دینا ہوتا ہے۔ (ابوداود' التطوع: ۱۲۸۶)

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نیکی کرنے کے بہت حریص تھے' انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! اپنے جوڑوں کے بدلے ہر روز صدقہ دینے کی کون ہمت رکھتا ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے مختلف کارہائے خیر کو اس صدقے کا بدل قرار دیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- لوگوں کے درمیان عدل کرنا (بخاری' الصلح: ۲۷۰۷)
- مسجد میں پڑا ہوا بلغم دفن کرنا (مسند احمد: ج ۵' ص ۳۵۴)
- راستے میں پڑی ہوئی اذیت ناک چیز مثلاً پتھر' کانٹا اور ہڈی وغیرہ دور کر دینا۔ (بخاری' الجہاد: ۲۹۸۹)
- سہارا دے کر کسی کو سواری پر بٹھا دینا۔ (بخاری' الجہاد: ۲۸۹۱)
- کسی کا سواری پر سامان لاد دینا۔ (بخاری' الجہاد: ۲۹۸۹)
- نماز پڑھنا' روزہ رکھنا اور حج کرنا۔ (ابوداود' التطوع: ۱۲۸۶)
- اپنے ملنے والوں کو سلام کہنا۔ (ابوداود' الادب: ۲۴۳)
- نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ (مسلم' المسافرین: ۸۴)
- خود کو شر سے روکے رکھنا۔ (مسلم' الزکاۃ: ۵۵)
- اپنی بیوی سے ہم بستر ہونا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! انسان اپنی نفسانی خواہش پوری کرے تو یہ کیسے صدقہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بتاؤ' اگر وہ یہ خواہش حرام جگہ پوری کرے تو کیا اسے اس پر گناہ ہوتا ہے؟ اسی طرح اگر وہ اسے حلال جگہ پوری کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔'' (مسلم' الزکاۃ: ۵۳)
- اچھی بات منہ سے نکالنا۔ (بخاری' الجہاد: ۲۸۹۱)
- کسی کو راستہ بتانا۔ (بخاری' الجہاد: ۲۸۹۱)
- ایک دفعہ الحمد للہ کہنا' ایک دفعہ سبحان اللہ کہنا' ایک دفعہ اللہ اکبر کہنا اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا۔ (مسلم' المسافرین: ۸۴)
- ایک دفعہ استغفر اللہ کہنا۔ (مسلم' الزکاۃ: ۵۴)

اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جوڑوں کی تعداد کے مطابق اچھے کام کیے تو وہ اس طرح چلے گا گویا وہ خود کو دوزخ سے آزاد کر چکا ہوگا۔'' (مسلم' الزکاۃ: ۵۴)

رسول اللہ ﷺ نے اس امت پر احسان کرتے ہوئے مزید فرمایا: ''ان تمام امور کی جگہ جو انسان چاشت کی دو رکعت پڑھتا ہے وہ اس کے لیے کفایت کرتی ہیں۔'' (مسلم' المسافرین: ۸۴)

اس سلسلہ میں دو باتوں کو پیش نظر رکھنا ہوگا:

- اشراق کے دو نفل انسان کو فرض عبادات سے کفایت نہیں کریں گے' فرض عبادات کو بہر حال ادا کرنا ہوگا۔
- چاشت کی ادائیگی سے بندے پر واجب شکر کا حق ادا ہو جاتا ہے مگر اس کو پڑھ لینے سے انسان مالی صدقات سے بری الذمہ نہیں ہو سکے گا۔

جوڑوں کا صدقہ ہر روز ادا کرنا ہوگا' اس لیے نیکی کے مذکورہ کام ایک دفعہ کر لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ انہیں ہر روز کرنا ہوگا۔ واللہ اعلم!

بھائی کی موجودگی میں بھانجے کا حصہ

سوال ہمارے ہاں ایک غیر شادی شدہ آدمی فوت ہوا' اس کے والدین پہلے سے فوت شدہ ہیں' اس کی دو بہنیں بھی پہلے فوت ہو چکی ہیں البتہ ان کی اولاد موجود ہے۔ مرنے والے کے صرف تین بھائی موجود ہیں۔ بہنوں کی اولاد میت کی جائیداد سے وراثت کی طلبگار ہے' کیا انہیں شرعی طور پر کچھ ملے گا؟

جواب شریعت اسلامیہ میں وراثت کے متعلق حسب ذیل بنیادی اصول ہیں:

- صاحب ترکہ کی وفات کے وقت وہ زندہ موجود ہوں' جو پہلے فوت ہو جائیں انہیں میت کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا۔
- میت کے قریبی رشتہ داروں کو حصہ دیا جاتا ہے' قریبی قرابت داروں کی موجودگی میں دور والے عزیز و اقارب محروم رہتے ہیں۔
- تجہیز و تکفین' ادائیگی قرض اور نفاذ وصیت کے بعد جو کچھ باقی بچے اسے شرعی ورثاء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اس تمہیدی وضاحت کے بعد ورثاء کی حسب ذیل تین اقسام ہیں:

- **اصحاب الفرائض**..... وہ ورثاء جن کے حصے کتاب وسنت میں متعین کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً میاں بیوی' ماں اور بہن وغیرہ۔
- **عصبات**..... میت کے وہ قریبی رشتہ دار جن کے حصے متعین نہیں ہیں بلکہ اصحاب الفرائض سے بچا ہوا ترکہ لیتے ہیں' ان کی عدم موجودگی میں تمام ترکہ کے وارث بنتے ہیں۔ مثلاً بیٹا' بھائی وغیرہ
- وہ قریبی رشتہ دار جو اصحاب الفرائض یا عصبات میں سے نہ ہوں مثلاً ماموں اور خالہ وغیرہ۔ اگر کسی کا کوئی وارث نہ ہو تو ترکہ اسلامی حکومت کے بیت المال میں جمع ہو جاتا ہے۔ اگر شرعی بیت المال کا نظام نہ ہو تو ترکہ ان غریب رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے جو شرعی وارث نہیں ہیں۔

صورت مسئولہ میں میت کے بھائی اور بھانجے بھانجیاں موجود ہیں' ان میں سے بھائی عصبات ہیں جو تمام ترکہ کے حقدار ہیں۔ ان کی موجودگی میں اس کی پہلے سے فوت شدہ بہن کی اولاد کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ ان کا تعلق ذوی الارحام ورثاء سے ہے۔ وہ اس وقت وارث بنتے ہیں جب مقررہ حصے لینے والے اصحاب الفرائض اور عصبات وغیرہ نہ ہوں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ماموں کو اس وقت وارث بنایا ہے جب دوسرا کوئی وارث موجود نہ تھا۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ماموں' اس وقت وارث ہو گا جب کوئی دوسرا وارث موجود نہ ہو۔'' (ابوداود' الفرائض: ۲۸۹۹)۔ واللہ اعلم!

فضائی حادثہ میں ہلاکت

سوال میرے چچا اور ان کے شادی شدہ بیٹے کی وفات ایک فضائی حادثہ میں ہوئی ہے' چچا کی بہو اس کی وراثت سے حصہ مانگتی ہے جبکہ اس کی شادی کو چند ماہ ہوئے ہیں۔ قرآن وحدیث کی رو سے اسے کچھ ملتا ہے یا نہیں وضاحت فرمائیں؟

جواب ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ کسی حادثہ میں فوت ہونے والے حضرات ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے جبکہ ان کی اموات کے متعلق تقدیم وتاخیر کا علم نہ ہو بلکہ ان کے ورثاء جو زندہ ہوں وہ ان کے وارث ہوں گے جیسا کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں جنگ یمامہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے طاعون عمواس میں فوت ہونے والوں کے بارے میں حکم دیا کہ زندوں کو فوت شدہ کا وارث بنائیں اور ان کو آپس میں ایک دوسرے کا وارث نہ بنائیں۔'' (بیہقی: ج ۲' ص ۲۲۲)

اس روایت کے پیش نظر جو لوگ کسی حادثے میں ایک ساتھ ہلاک ہو جائیں مثلاً مکان کے نیچے دب کر یا آگ میں جل کر یا پانی میں ڈوب کر مر جائیں اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس کا پہلے اور کس کا بعد میں انتقال ہوا ہے تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے اور نہ ہی ایک کی جائیداد سے دوسرے کو کوئی حصہ دیا جاتا ہے۔

صورت مسئولہ میں ایک فضائی حادثہ میں باپ بیٹے کی ہلاکت ہوئی ہے اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بیٹے کا انتقال باپ کے بعد ہوا ہے تو بیٹا اپنے باپ کی جائیداد کا وارث نہیں ہو گا۔ جب بیٹے کو باپ کی جائیداد سے کچھ نہیں ملتا تو اس کی بہو کو کیسے مل سکتا ہے؟ ایسے حالات میں بہو کو اپنے سسر کی جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا۔ مردوں میں دوسرے ورثاء کی وضاحت نہیں' اگر کوئی دوسرا وارث موجود نہیں ہے تو سائل جو مرنے والے کا حقیقی بھتیجا ہے عصبہ ہونے کی حیثیت سے تمام جائیداد کا حقدار ہے۔ البتہ باپ کے ساتھ فوت ہونے والے شادی شدہ بیٹے کا اگر کوئی ترکہ موجود ہے تو اس کی جائیداد سے بیوہ کو چوتھا حصہ ملتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے: ''اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا ترکہ میں سے چوتھا حصہ ہے۔'' (النسآء: ۱۲)

چونکہ مرنے والے بیٹے کی اولاد نہیں اس لیے بیوہ کو اپنے خاوند کی جائیداد سے چوتھا حصہ دیا جائے۔ اس سلسلہ میں ہم یہ مشورہ ضرور دیں گے کہ اگر بیٹے کی کوئی جائیداد وغیرہ نہیں تو مرحوم کی بیوہ کو اس کے سسر کی جائیداد سے کچھ نہ کچھ ضرور دیا جائے تاکہ اس کی اشک شوئی اور حوصلہ افزائی ہو جائے۔ واللہ اعلم!

اسلامی معاشرے میں تفاہم اور اتفاق کا کردار

امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن حمید

مترجم —— جناب محمد اجمل بھٹی
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 24 جمادی الاولیٰ 1437ھ/ 4 مارچ 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

اے لوگو! میں اپنے آپ کو اور تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو، یقیناً تقویٰ ہی نجات کا ذریعہ ہے، پرہیزگار بہت تھوڑے ہیں اور تقویٰ سے غافل لوگوں کی ہلاکت کا خطرہ ہے۔

دلوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ غور وفکر نہیں کرتے۔۔۔ آنکھیں عبرت کیوں نہیں پکڑتیں۔۔۔ کیا انہیں لمبی امیدوں نے دھوکے میں ڈال دیا ہے؟ یا دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں؟

یقیناً اللہ نے مخلوق کو بے مقصد پیدا نہیں کیا اور نہ انہیں بے مہار چھوڑا ہے، ۔۔ ہرگز ۔۔ ہرگز نہیں۔۔ تیرے رب کی قسم! ان سے ضرور بالضرور رسول اللہ اور رب العالمین کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ان سے قرآن اور اس کے نازل کرنے والے کے بارے میں ضرور سوال ہوگا۔ دنیا میں ابن آدم کے جرائم اور اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''پس یہ ضرور ہو کر رہنا ہے کہ ہم اُن لوگوں سے باز پرس کریں، جن کی طرف ہم نے پیغمبر بھیجے ہیں اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں (کہ اُنہوں نے پیغام رسانی کا فرض کہاں تک انجام دیا اور انہیں اس کا کیا جواب ملا) پھر ہم خود پورے علم کے ساتھ سرگزشت ان کے آگے پیش کر دیں گے، آخر ہم کہیں غائب تو نہیں تھے اور وزن اس روز عین حق ہوگا جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے اور جن کے پلڑے ہلکے رہیں گے وہی اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کرنے والے ہوں گے کیونکہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کرتے رہے تھے۔'' (الاعراف:9-6)

برادرانِ اسلام! انسانوں کے بارے میں اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ اس نے انسانوں کو مختلف ذوق، الگ الگ فہم وبصیرت اور مختلف طبیعتیں دی ہیں، کوئی گرم مزاج ہے تو کوئی نہایت پرسکون طبیعت والا، کوئی جلد باز ہے تو کوئی صابر ومطمئن، اس طرح ہر شخص کا اپنا نقطۂ نظر، سمجھ بوجھ اور فہم وفراست ہے۔ اس پر جبر نہیں کیا جا سکتا اور نہ اسے اپنے فہم کو تبدیل کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے، کیونکہ جو چیز ایک شخص کے لیے بہت بہتر ہوتی ہے، ضروری نہیں وہ دوسرے کے لیے بھی یکساں مفید ہو، اللہ کے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں جنہیں مالداری ہی بھاتی ہے۔ اللہ اگر انہیں فقر وفاقے میں مبتلا کر دے تو یہ کافر ہو جائیں اور کچھ بندگانِ الٰہی ایسے بھی ہیں کہ انہیں فقر وفاقہ ہی موزوں ہوتا ہے۔ اگر انہیں مال ودولت کی فراوانی نصیب ہو جائے تو وہ متکبر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ نے صورت کو جمال بخشنے کیلئے مختلف رنگ عطا کیے ہیں، ہر تصویر کی تکمیل اور حسن وجمال کے پورا ہونے میں ہر رنگ کی اپنی اہمیت ہے اور پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں کیونکہ ان کا استعمال بھی مختلف ہے۔

اس طرح اللہ کے بندو! لوگوں کا مختلف ہونا، نسلوں، قوموں اور طبقوں کی کسی فضیلت یا امتیاز کی بنیاد پر نہیں، بلکہ لوگوں کی صلاحیتوں اور ان کے نفع بخش ہونے کے اعتبار سے ہے۔ ان کی پہچان اور ثقافت دراصل نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے اور عزت واکرام میں جلدی کرنے کے طور طریقوں کی بنا پر ہوتی ہے اور اسی بنا پر لوگوں میں فضیلت وبرتری قائم ہوتی ہے، یہ قبیلے اور مختلف طبقے باہمی تعارف کیلئے ہیں جبکہ بعض لوگ انہیں باہم مذاق بنا لیتے ہیں۔ یاد رہے کہ فضیلت وبرتری کا معیار صرف اور صرف تقویٰ اور نیک اعمال ہیں۔

برادرانِ اسلام! ایسا حکمت بھرا طریقہ وہ جو اللہ کے طریقے کے مطابق ہو، معاشرتی رنگا رنگی کو سامنے رکھ کر اختیار کیا جائے، گہرے غور وخوض کے بعد اختیار کیا جائے، کیونکہ تنگ سوچ ہمیشہ تنگ نظریات کو جنم دیتی ہے۔ کسی دوسرے کی رائے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اسے ضرور قبول ہی کیا جائے۔ اگر آپ کی رائے مختلف نہ ہو تو کسی دوسرے کو بھی آپ سے اختلاف کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر دو آدمی ہر چیز میں متفق ہوں تو پھر کسی کیلئے بھی اختلاف کی گنجائش نہیں رہتی۔

محبانِ اسلام! باہمی اتفاق اور مل جل کر جینے کا جذبہ حسین انسانی شعور ہے۔ اس سے مثبت تعلقات فروغ پاتے ہیں اور معاشرے کے افراد کی فلاح وبہبود ہوتی ہے۔ اس طرح وہ ایک دوسرے کے لیے ایک عمارت کی مانند ہو جاتے ہیں جس کی ایک اینٹ دوسری کو مضبوط کرتی ہے۔ یا وہ ایک جسم کی طرح ہو جاتے ہیں جس کے ایک حصے میں درد ہو تو سارا جسم رات بھر بخار میں جلتا رہتا ہے۔

اتحاد و اتفاق سے مل جل کر رہنا بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ معاشرے میں اتحاد و اتفاق کی بنیادی وجہ اخوت، دلوں کی صفائی، مساوات، محبت و الفت، حق کی نصیحت اور صبر ورحمت کی باہمی تلقین ہے۔

اتحاد و اتفاق سے مل جل کر رہنا بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ معاشرے میں اتحاد و اتفاق کی بنیادی وجہ اخوت، دلوں کی صفائی، مساوات، محبت و الفت، حق کی نصیحت اور صبر ورحمت کی باہمی تلقین ہے۔

لوگوں میں مساوات کا مطلب ہر چیز میں ایک جیسا ہونا نہیں ہوتا، بلکہ مساوات کا مطلب تکمیل ہے۔ مساوات، عصبیت، گروہ بندی، جاہلی حمیت اور جاہلانہ نعروں کی نفی کرتی ہے۔ مساوات سننے اور اطاعت کرنے، مسلمانوں کی جماعت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور ان کے خلاف بغاوت نہ کرنے کی تاکید کرتی ہے۔

ہم آہنگی اور بقائے باہمی کا مطلب ایک معاشرے اور ایک ہی ملک میں دوسرے شخص کے جینے

کے حق کو تسلیم کرنا ہے۔ انسان دین، شرافت، حیا اور اتحاد کی وجہ سے باہم مل جل کر رہتے ہیں۔

بقاء باہمی لوگوں کی مختلف طبیعتوں اور الگ الگ مقاصد کے باوجود مل جل کر رہنے کا نام ہے۔ یہ دوسروں کی نفی نہیں بلکہ دوسروں کے حق کا اعتراف ہے۔ بقاء باہمی درحقیقت وسائل زندگی کو لوگوں میں ترتیب دینے کا نام ہے۔

میرے دینی بھائیو! اتحاد اور بقائے باہمی سے محبت و الفت، تعاون اور باہمی رابطوں کو فروغ ملتا ہے۔ عمل اور جدت کو تازگی ملتی ہے۔ ہم آہنگی ملک کو انحراف، باطل افکار اور دشمنانہ نظریات سے بچاتی ہے۔ یہ مسلمانوں کے عزم کو کمزور بنانے والے اثرات اور جماعت کو توڑنے والے باطل افکار کے مضر اثرات کو کم کرتی ہے۔

برادرانِ اسلام! کسی کی سوچ بدلنے سے پہلے اس کے دل کو مسخر کرنا ضروری ہے۔ رائے کے اتحاد سے پہلے دلوں کا متحد ہونا ضروری ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو جو کہا تھا، اس پر غور کرو، انہوں نے فرمایا:

﴿قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴾ (طٰہٰ)

''موسیٰؑ (قوم کو ڈانٹنے کے بعد ہارونؑ کی طرف پلٹا اور) بولا: ''ہارونؑ، تم نے جب دیکھا تھا کہ یہ گمراہ ہو رہے ہیں تو کس چیز نے تمہارا ہاتھ پکڑا تھا کہ میرے طریقے پر عمل نہ کرو؟ کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟''

برادرانِ اسلام! دین اسلام میں احکام اور فرائض اس وقت فرض کیے گئے، جب مہاجرین اور انصار مدینہ منورہ کے معاشرے میں پرسکون طور پر بسنے لگے اور معاشرے کے تمام اجزاء مکمل ہو گئے۔ کچھ اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ ہجرت کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسلامی حکومت کے زیر سایہ اتحاد اور امت کی تشکیل ہو سکے۔

مدینہ منورہ کا معاشرہ باہم ہم آہنگ تھا حالانکہ اس میں مومن، منافق، یہودی اور مشرکین وغیرہ بھی رہ رہے تھے۔ ہجرت سے پہلے مومنوں کو مکہ مکرمہ میں یہ حکم دیا گیا تھا:

''تم نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو؟ اب جو انہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک فریق کا حال یہ ہے کہ لوگوں سے ایسا ڈر رہے ہیں جیسا خدا سے ڈرنا چاہیے یا کچھ اس سے بھی بڑھ کر کہتے ہیں خدایا! یہ ہم پر لڑائی کا حکم کیوں لکھ دیا؟ کیوں نہ ہمیں ابھی کچھ اور مہلت دی؟ ان سے کہو، دنیا کا سرمایہ زندگی تھوڑا ہے، اور آخرت ایک خدا ترس انسان کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور تم پر ظلم ایک شمہ برابر بھی نہ کیا جائے گا۔'' (النساء:77)

اور جب وہ مدینہ منورہ آ گئے اور اہل مدینہ کے ساتھ رہنے لگے تو یہ حکم دیا گیا:

﴿لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴾ (الممتحنة)

''اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے بارے میں اپنے نبی کو راہنمائی دی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''پھر یہ اُن کا اپنے عہد کو توڑ ڈالنا تھا جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور پھینک دیا اور ان کے دل سخت کر دیے اب ان کا حال یہ ہے کہ الفاظ کا الٹ پھیر کر کے بات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں، جو تعلیم انہیں دی گئی تھی اُس کا بڑا حصہ بھول چکے ہیں، اور آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے ان میں سے بہت کم لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں (پس جب یہ اِس حال کو پہنچ چکے ہیں تو جو شرارتیں بھی یہ کریں وہ ان سے عین متوقع ہیں) لہٰذا انہیں معاف کرو اور ان کی حرکات سے چشم پوشی کرتے رہو، اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو احسان کی روش رکھتے ہیں۔'' (المائدۃ:13)

معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ گناہ پر مواخذہ ترک کرنا اور درگزر کرنے سے مراد دل میں اس کا اثر نہ رہنے دینا ہے اور جب منافقوں نے اپنی مشہور بات کہی:

﴿يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾

''یہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے لیے ہے، مگر یہ منافق جانتے نہیں ہیں۔'' (المنفقون)

تو صحابہ کرام نے آپ سے ان منافقوں کو قتل کرنے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نہیں اس کی اجازت نہیں، لوگ باتیں کریں گے کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو ہی قتل کر دیتے ہیں۔''

یہ کیا شاندار خطاب ہے اور کیسی واضح راہنمائی ہے۔ اللہ کی پناہ! ان لوگوں سے جو لوگ اپنی والدہ، والد، اقرباء اور عام مسلمانوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ وہ اس نبوی ہدایت سے کتنے دور ہیں؟!''

برادرانِ اسلام! صحابہ کرام کے نزدیک اجتماع اور اتحاد عظیم نیکی اور بہت بڑا خیر و برکت کا کام ہے اسی لیے انہوں نے ہر اس شخص کی پیروی کی ہے جو امیر بن گیا۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صحابہ کرام اور تابعین عظام میں سے کوئی بھی اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نہیں رکا۔ حتی کہ انہوں نے حجاج بن یوسف، خُبیش بن دُلجہ، نَجْدَۃ الحَرُوری، مختار ابن ابی عبید اور ہر اس امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں جس پر کفر کا الزام لگ چکا تھا۔

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص ان کی طرح نماز ادا کرے، ان کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، ان کا ذبیحہ کھالے تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے دل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

بقاء باہمی لوگوں کی مختلف طبیعتوں اور الگ الگ مقاصد کے باوجود مل جل کر رہنے کا نام ہے۔ یہ دوسروں کی نفی نہیں بلکہ دوسروں کے حق کا اعتراف ہے۔ بقاء باہمی درحقیقت وسائل زندگی کو لوگوں میں ترتیب دینے کا نام ہے۔

نہ دلوں کو چیر کر دیکھنے کی ضرورت ہے نہ اولین مسلمانوں کے خلاف حسد و کینہ رکھنے کی۔ مسلمانوں کے درمیان بڑے بڑے ناموں اور القابات کی بنا پر تفریق نہیں کی جائے گی، جیسے مہاجرین اور انصار، بلکہ یہ القابات بطور تعریف، محبت کے اظہار اور ان کے تعارف کیلئے ہیں۔

مسلمان مخلوق کی ہدایت کے حریص ہیں، ان کے عیب چھپاتے ہیں، ان کی خامیاں تلاش نہیں کرتے۔ اہل علم کی خطاؤں کی تشہیر نہیں کرتے، سوائے حق کے بیان کے لیے یا طعنہ زنی کے لیے نہیں بلکہ ترجیح بیان کرنے کے لیے۔ جہاں تک ممکن ہو ان کا عذر قبول کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تاویل کرنے والے شخص کا مقصد اگر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہو تو اس کی اجتہادی غلطی کی بنا پر اسے کافر کہنا درست نہیں۔ بلکہ اسے فاسق بھی نہیں کہا جائے گا۔ یہ مسئلہ لوگوں کے ہاں علمی مسائل میں معروف ہے۔ البتہ عقیدے کے مسائل میں غلطی کرنے والوں کو بہت سارے لوگوں نے کافر کہا ہے۔ حالانکہ یہ قول صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین میں سے کسی کا نہیں۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی نے ہر بدعتی کو کافر قرار نہیں دیا، بلکہ ائمہ کے اقوال اس کے الٹ ہیں۔ کبھی ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی امام نے کسی ایسے شخص کو کافر کہا ہو تو اس کا مقصد ہو کہ یہ قول کفر ہے اس سے بچو!!

اگر وہ قول کفر ہو تو بھی ضروری نہیں ہر جاہل اور تاویل کرنے والے شخص کو اس قول کی بنا پر کافر قرار دیا جائے، کیونکہ کسی خاص شخص کے حق میں کفر کا ثبوت ایسے ہی ہے جیسے اس کے حق میں اخروی عذاب کو ثابت کیا جائے۔ ایسا کہنے کی بہت ساری احتیاطیں اور رکاوٹیں ہیں۔'' یہاں شیخ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔

سلف صالحین سے یہ بھی منقول ہے کہ ''اگر دو مسلمان ہر اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے سے قطع کلامی کرنے لگیں تو پھر مسلمانوں میں اخوت و عصمت ختم ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کو عملی زندگی کا حصہ بنانا کیسا شاندار ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عبداللہ بن جدعان کے گھر ایک معاہدے میں شرکت کی۔ مجھے اس شرکت کے بدلے سرخ اونٹ بھی محبوب نہیں، اگر اسلام میں کسی ایسے معاہدے کے لیے مجھے بلایا جائے تو میں ضرور شرکت کروں گا۔''

بلاشبہ یہ معاہدہ ہے جس سے حقوق محفوظ ہوتے ہیں۔ مظلوم کی مدد ہوتی ہے، محروم کی حمایت ہوتی ہے اور عوامی مفاد کا تحفظ ہوتا ہے۔ تصادم سے بچا جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو یقین جانو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے۔'' (النساء:140)

اگر وہ دیگر کسی گفتگو میں مشغول ہو جائیں تو ان کے ساتھ بیٹھنے میں حرج نہیں۔

بندگانِ الٰہی! اسلام تمام مسلمانوں کو اپنے سائے تلے لے لیتا ہے، اسلام کی وسعت اور رحمت انہیں کافی ہو جاتی ہے۔ مسلمان اسلام کے پرشفقت سائے تلے کئی صدیاں گزار گئے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد و حمایت متعصب گروہوں پر نازل نہیں ہوتی اور نہ اللہ فرقوں میں بٹی قوم کی مدد کرتا ہے۔

بلاشبہ سختی اور پھر انفرادی اور اجتماعی فاصلوں سے اتحاد پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور ہم آہنگی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عقل مند وہ ہے جو اپنے بھائی کی بھاری بھرکم نیکیوں کی موجودگی میں اس کی معمولی لغزشیں معاف کر دے، لوگوں کے حقوق پورے ادا کرے، ان کی کسی چیز میں کمی نہ کرے۔

بلکہ لوگوں سے اسی طرح معاملات کرے جیسا وہ اپنے ساتھ سلوک پسند کرتا ہے، اس لیے اسے صرف الفاظ اور کلمات کی بنا پر پکڑ نہیں کرنی چاہیے بلکہ کوئی اپنے قول کی وضاحت کر دے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔

عقل مند وہ ہے جو اپنے بھائی کی بھاری بھرکم نیکیوں کی موجودگی میں اس کی معمولی لغزشیں معاف کر دے، لوگوں کے حقوق پورے ادا کرے، ان کی کسی چیز میں کمی نہ کرے۔

بندگانِ الٰہی! اچھی بات اور اچھا معاملہ کسی الگ دین اور مذہب کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ تمام لوگوں کا حق ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرۃ: 83)

''لوگوں سے بھلی بات کہنا۔''

نرمی، انصاف، محبت و مسکراہٹ، حسن ظن، پاکیزہ دل، صاف سینے اور دوسروں کے احترام اور اکرام کے ذریعے ہم آہنگی اور معاشرتی محبت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ آپ اپنی حفاظت اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک اپنے بھائیوں کی حفاظت نہ کریں، کیونکہ آدمی اکیلا ہوتا ہے جبکہ اپنے بھائیوں کے سنگ وہ کئی گنا ہو جاتا ہے، زندگی جوڑے میں ہے۔ انفرادیت اور اکلاپے میں نہیں۔ سارے لوگوں کو ایک ہی سوچ کے تابع کرنا اللہ کے طریقے کے خلاف ہے، باہمی مکالمہ ایک دوسرے کے ساتھ تعارف، ایک دوسرے کو سمجھنے کا اور بقائے باہمی کا ذریعہ ہے۔ یہ دوسروں کو اپنی آراء کا پابند بنانے کا وسیلہ نہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝﴾ (الحجرات)

''لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔''

دوسرا خطبہ:

برادرانِ اسلام! ہم آہنگی اور مخالف کے رد کرنے میں فرق کرنا بھی ضروری ہے۔ مخالف کے رد کا باب بڑا وسیع ہے۔ اس میں حکمت و دانائی، مصلحت اور عمدہ نصیحت کے اسلوب اختیار کیے جاتے ہیں۔ مخالفین کے دلائل کا توڑ اور ان سے جدال سنجیدگی اور حکمت سے کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی مختلف آبادی کو ان کے مختلف نظریات و آراء کے ساتھ قبول کیا ہے جبکہ قرآن حق کے بیان اور مخالفین کے رد کے لیے نازل ہو رہا تھا۔

اسی طرح صلح جو اور باغی و خائن کے درمیان فرق کرنا

بھی ضروری ہے۔ وہ شخص جو امن عامہ کو تباہ کرنا چاہے، مسلمانوں میں تفریق ڈالے، مسلمانوں کو قتل کرے تو اسے بزور بازو روکنا ضروری ہے۔ اس کا ہاتھ روکنا واجب ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ وہ شخص جو وطن کے ساتھ غداری کرتا ہے، اہل وطن کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔ دشمنوں کی مدد کرتا ہے اور انہیں مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ سختی سے پیش آنا چاہیے۔ اس کے معاملے کو عوام کے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس جیسے لوگوں کے ساتھ سختی سے پیش آنا چاہیے۔ اس کے معاملے کو عوام کے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس جیسے لوگوں کے ساتھ سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے کہا تھا:

''ہم تمہیں مال فے سے تمہارے حق سے محروم نہیں کریں گے' اپنی مساجد میں نماز پڑھنے سے بھی نہیں روکیں گے، اور جب تک تم ہم سے نہ لڑو، ہم تم سے لڑائی نہیں کرینگے۔''

پھر جب انہوں نے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کیا، ان کے مال لوٹے اور سیدنا عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، مسلمانوں کے مویشی لوٹ لیے تو پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

خبردار! اللہ سے ڈر جاؤ، اللہ تم پر رحم کرے، مسلمانوں کا اتحاد اور اجتماع ہر وقت مطلوب ہے، یہ امت کی قوت کی علامت ہے۔ اسلامی ملکوں کی حفاظت کا راز ہے، لیکن موجودہ حالات میں خاص طور پر اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ اس وقت دشمن دھاک لگائے بیٹھا ہے۔ خواہشات کے اسیر لالچائی نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور غداروں کو جرأت ہونے لگی ہے۔

اس لیے ہر ذمہ دار پر واجب ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری خوب نبھائے، خواہ وہ سیاستدان ہو، میڈیا کا نمائندہ ہو یا تعلیم و تعلم کا کارکن ہو۔ وہ کسی ادارے میں ہو یا عوامی نمائندہ ہو، ہر کسی کو موجودہ حالات کا جائزہ لینا چاہیے، وہ موجودہ حالات کو سمجھے، چاروں طرف سے نازل ہونے والی مصیبتوں کا ادراک کرے۔ خصوصاً اس مبارک ملک میں جہاں اللہ کی شریعت نافذ ہے، توحید کا علم سربلند ہے۔ دنیا کو اس کی اہمیت کا علم ہے، وہ اس کے قومی اتحاد کو بخوبی جانتی ہے' اندرونی اتفاق سے باخبر ہے، باہمی تعلقات کی مضبوطی سے واقف ہے، اسی لیے اس ملک پر لوگوں کو پورا بھروسا ہے۔ وہ اس کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں اور اس کے ساتھ معاہدوں میں بخوشی شریک ہوتے ہیں۔

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ معاشرتی اتحاد و اتفاق اور وحدت امت کے لیے ضروری ہر چیز کا اہتمام کرے، اس مرحلے میں ہر قسم کے جھگڑے اور اعتراضات سے اجتناب کرے۔ اصلاح کو خراب کرنے والے فساد سے بچے اور ان تقریروں، پیغامات اور اعلانات سے بچے جو اتفاق و اتحاد کو نقصان پہنچائیں۔

اسے یہ کام حسن دین، محبت، اخلاص، عقل و حکمت، دینی غیرت، وطن کی محبت، اہل وطن سے پیار، عوامی مصلحت، اتحاد و اتفاق، اپنی قیادت کی حمایت اور دھاک لگائے بیٹھے دشمن کو ذلیل و خوار کرنے کے ارادے سے کرنا چاہیے۔

اللہ تمام اسلامی ملکوں اور مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے اور دشمنانِ اسلام کی سازشوں کو ان کے گلے کا ہار بنا دے۔ آمین!

.....

بقیہ رسول اللہ کے متعلق.....اعترافات

اور نامور ادیب اپنی کتاب ''ہیروز اینڈ ہیرو شپ'' میں نبی اکرم ﷺ کو انقلاب کے ہیرو اور بطل عظیم قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ ﷺ کا 23 سالہ دور نبوت ایک ''ہیرو'' کی تمام صفات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

⊙ مہاتما گاندھی آپ ﷺ کے متعلق کہتا ہے: ' اسلام دین باطل نہیں، ہندوؤں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تا کہ وہ بھی میری طرح اس کی تعظیم کرنا سیکھ جائیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اس کی اشاعت کے ذمہ دار رسول عربی ﷺ کا ایمان، ایقان، ایثار اور اوصاف حمیدہ تھے۔ یورپی اقوام جنوبی افریقہ میں اسلام کو سرعت کے ساتھ پھیلتا دیکھ کر خوف زدہ ہیں۔

⊙ امریکی مستشرق واشنگٹن ارونگ کہتا ہے: ''قرآن، تورات و انجیل سے کہیں زیادہ نافع، جامع اور مانع ہے، اس میں زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ عظیم سپہ سالار اور شجاع تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے عزیزوں کو دوسروں پر ترجیح نہیں دی بلکہ آپ ﷺ تو دین الٰہی کی بالادستی چاہتے تھے۔

⊙ انگریز مصنف بیکارڈ کہتا ہے: کسی امی کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ ابتداء ہی میں مسلمہ حقائق ایسے علمی انداز سے بیان کرے کہ اس زمانے کا ہر فرد ان حقائق کے ادراک اور بیان سے عاجز ہو، یقیناً وحی کے بغیر معجزے کا کوئی امکان نہیں۔ (شاتم رسول کی شرعی سزا)

⊙ ایچ جووبلز کہتا ہے: اگرچہ انسانی اخوت، مساوات اور حریت کے وعظ تو دنیا میں پہلے بھی کیے گئے تھے لیکن یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ یہ محمد ہی تھے جنہوں نے تاریخ انسانی میں پہلی بار ان اصولوں پر معاشرہ قائم کیا۔

⊙ مائیکل ہارٹ نے تاریخ انسانیت کی 100 مؤثر شخصیات کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے: The Hundred اس نے نبی ﷺ کو ان عہد ساز 100 شخصیتوں میں سب سے پہلے نمبر پر ذکر کیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ آپ ﷺ کے مقابلے کا دوسرا کوئی تھا ہی نہیں جسے پہلے نمبر پر لاتا۔ کیونکہ آپ ﷺ تو دین الٰہی کی بالادستی چاہتے تھے۔

⊙ ای ڈی منگھم کہتا ہے: آپ ﷺ دنیا کے سب سے کامیاب ترین پیغمبر تھے، جتنے اذہان و قلوب آپ ﷺ نے مسخر کیے کسی اور نے نہیں کیے۔

⊙ ایل وی واگلیری کہتا ہے: تعصب اور لاعلمی کی وجہ سے اگر دنیا محمد ﷺ کو ایک مذہبی راہنما قبول کرنے سے کتراتی ہے تو میں بھی پورے یقین سے دعویٰ کرتا ہوں کہ آپ ﷺ کو ایک نہ ایک دن سب سے بڑے سماجی مصلح کی حیثیت سے دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

⊙ پروفیسر کسپ کہتے ہیں: محمدؐ کے دین کا تمام نسل انسانی پر بڑا احسان ہے، یہ حقیقت ہے کہ محمد ﷺ بہت بڑے اور عظیم انسان تھے، ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو خدائی کا دعویٰ کر دیتا۔

⊙ آکسفورڈ کے ایک عالم کا بیان: محمد ﷺ کے سوانح نگاروں کا ایک وسیع سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس کے سوانح نگاروں میں جگہ پانا قابل فخر ہے۔ (شاتم رسول کی شرعی سزا پیرزادہ شفیق الرحمان شاہ، مکتبہ قدوسیہ) دنیا کا کوئی ایسا انسان نہیں جو نبی کریم ﷺ پر دلائل کے ساتھ انگلی اٹھا سکے، کیونکہ آپؐ کے دشمنوں سے اللہ خود بدلہ لے لیتا ہے۔

.....

رسول اللہ ﷺ کے متعلق غیر مسلموں کے اعترافات

تحریر: جناب مولانا لیاقت علی باجوہ

پوری دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہوں نے اگرچہ اسلام قبول نہیں کیا لیکن اسلام کی حقانیت اور عظمت کا اعتراف ضرور کرتے ہیں۔ مکہ کے کافر نبی کریم ﷺ کو صادق اور امین کہتے تھے، اپنی امانتیں نبی کریم ﷺ کے پاس رکھتے تھے لیکن قسمت میں ایمان نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت پر مسلمانوں نے ہی نہیں لکھا بلکہ غیر مسلموں نے بھی بہت زیادہ لکھا ہے۔ لیکن غیر مسلم لوگ اس لیے زیادہ پریشان ہیں کہ یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے جو بھی اسلام کا مطالعہ کرتا ہے وہ اسلام قبول کیے بغیر نہیں رہتا۔ اسلام کی حقانیت اور عظمت کا اعتراف موجودہ دور میں جن یورپین اور دیگر غیر مسلم فلاسفروں یا دانشمندوں نے کیا ان کے اقوال درج ذیل ہیں:

⊙ بونا پارٹ اعتراف کرتا ہے کہ محمدؐ دراصل سردار اعظم تھے، آپ ﷺ نے عرب کو اتحاد کا درس دیا۔ (سیرت امام الانبیاء)

⊙ جرمن شاعر گوئٹے کہتا ہے: میں ارادہ رکھتا ہوں کہ وہ رات عقیدت و احترام کے ساتھ مناؤں جس رات میں محمدؐ پر قرآن نازل ہونے کی تکمیل ہوئی تھی۔

⊙ فلافرٹالسٹائی کہتا ہے: اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد (ﷺ) ان جلیل القدر مصلحین اور اصلاح کاروں میں سے ہیں جنہوں نے عالم اسلام کے لیے بڑی خدمات سرانجام دیں۔

⊙ مسٹر چارلز میزمر کہتا ہے: میں بغور مطالعہ کرنے کے بعد پورے وثوق کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اگر دین اسلام، گمراہ کن مذاہب اور فرقہ وارانہ دور میں ایسے مقتدر مبلغین کو پالے جو نصرانی علماء سے باہمی مفاہمت اور مذاکرہ پر قادر ہوں تو لوگ اسلام لے آئیں گے۔

⊙ مسٹر ہنگری کہتا ہے: میرا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کے نظام اور دین اسلام کی روح نے ہی انہیں زندہ رکھا اور وہی امن اور سلامتی کا ضامن ہے۔

⊙ فرانسیسی وزیر ڈوڈیانوس کہتا ہے: اسلام ایسے بہت سے ادیان کی مخالفت کے لیے آیا جن کی حقیقتیں مٹ چکی تھیں، اس نے تمام قسم کے خرافات سے نفوس انسانی کا تزکیہ کیا اور مسیح علیہ السلام کی بشریت میں مسیحیوں کے عقیدہ کی مخالفت کی اور ثابت کیا کہ مسیح بشر ہیں جو اپنے لیے بھی بغیر اللہ کے حکم کے کسی نفع نقصان کے مالک نہیں۔ مسلمانوں کی تنزلی کا واحد سبب یہ ہے کہ انہوں نے اسلامی اصولوں کو بھلا دیا اور غیر اسلامی طریقے اختیار کر لیے۔

⊙ جارج سیل کہتا ہے: محمد (ﷺ) کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت پر مسلمانوں نے ہی نہیں لکھا بلکہ غیر مسلموں نے بھی بہت زیادہ لکھا ہے۔ لیکن غیر مسلم لوگ اس لیے زیادہ پریشان ہیں کہ یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے جو بھی اسلام کا مطالعہ کرتا ہے وہ اسلام قبول کیے بغیر نہیں رہتا۔

⊙ فرانسیسی دانشور پروفیسر سڈیو کہتا ہے کہ: محمد (ﷺ) خندہ اور ملنسار، خاموش طبع، کم گو، بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ بین سے نفور، بہترین رائے اور بہترین عقل کے مالک تھے۔

⊙ فلاسفر برنارڈ شاہ کہتا ہے: عنقریب ایسا دن آئے گا کہ اہل مغرب اسلام قبول کریں گے، اسلام ہی ایسا منفرد دین ہے جو دین اور دنیا دونوں کے معاملات پر یکساں نظر رکھتا ہے۔ آئندہ سو سال میں ہماری دنیا کا مذہب اسلام ہوگا، آپؐ انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ آپ ﷺ امن و سلامتی کے پیامبر ہیں، آپ ﷺ کی تعلیمات عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت سے بہت ہی دور ہیں۔ (جارج برنارڈ شاہ، ریحت محمد ص ۹۱)

⊙ پادری دال ریلین بی ڈی کہتا ہے: مسلمانوں کا مذہب جو قرآن کا مذہب ہے، ایک امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔

⊙ جان ولیم ڈریپر کہتا ہے: بنی نوع انسان پر جس شخص کی زندگی سب سے زیادہ اثر انداز ہوئی وہ محمد (ﷺ) کی ذات گرامی ہے۔

⊙ مغربی دانشور روسو کہتا ہے: کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ ﷺ انسانیت کو بلندیوں پر پہنچانے کے لیے عرب کے لق و دق صحرا میں عظیم انقلاب کا آغاز کر چکے تھے، آپ ﷺ بہت اعلیٰ مرتبہ والے سیاسی مدبر تھے، آپ ﷺ کا لایا ہوا نظام شاندار تھا۔

⊙ دائرۃ المعارف کا اعتراف: برطانیہ کا دائرہ المعارف اپنی گیارہویں طباعت میں لکھتا ہے کہ محمد ﷺ کی شخصیت تمام دینی شخصیتوں میں سب سے اہم اور کامیاب شخصیت تھی، آپؐ کا ظہور ایسے وقت میں ہوا جب پوری عرب دنیا ذلت کے گڑھوں میں جاگری تھی۔ محمد ﷺ ہادی عالم نے نبوت سے سرفراز ہوتے ہی چند سالوں میں جزیرۂ عرب کی تمام غلط حرکات و امور کا قلع قمع کر دیا، انہیں بت پرستی چھڑا کر دین حنیف پر لا کھڑا کیا اور عرب کی غیر متمدن نسل کو رشد و ہدایت سے آشنا کر دیا۔

⊙ ڈرمنگھم فرانسیسی کہتا ہے کہ قرآن مجید نے عیسیٰ علیہ السلام کے بلند و بالا مرتبے کا تذکرہ کیا ہے۔ قرآن عیسائیت کے تمام ملحدانہ عقائد کا رد کرتا ہے۔

⊙ ایڈورڈ جارج کہتا ہے کہ رسالت اور دعوت دین کی صداقت کی وجہ سے محمد ﷺ کے ایمان میں تزلزل پیدا نہیں ہو سکا اور تاریخ کے صفحات میں ان کی حیثیت نمایاں ہے۔

⊙ مغربی مصنف کوسٹن لابون کہتا ہے: دین محمد ﷺ کی تاثیر باقی ادیان سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کی ہر بات دل میں اتر جاتی ہے۔ اس کا یہ خاصہ بھی ہے کہ حوادثات زمانہ کے باوجود صدیاں بیت جانے کے بعد بھی قرآن کے عاملین کا طرز عمل ایک ہی رہا ہے۔

⊙ تھومس کارلائل: نوبل انعام یافتہ انگریز فلسفی

باقی صفحہ 9 پر

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تحریر

جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے کتنے ہی روشن اور سنہرے پہلو ہیں۔ تاریخ کا مسافر اس غیر معمولی قد وقامت رکھنے والی اس عظیم شخصیت کو دیکھ رہا ہے۔ عام آدمی کے مقابلے میں نمایاں قدآور شخصیت، یہ زمین پر بیٹھے ہوں اور عام لوگ کھڑے ہوں تو ایسا محسوس ہوتا کہ یہ بیٹھے ہوئے بھی کھڑے لوگوں کے برابر ہیں۔ عام لوگ سواری پر ہیں اور یہ پیدل تو یوں محسوس ہوتا کہ وہ بھی سوار ہیں۔ قوت اور طاقت کا یہ عالم کہ کچھ لوگوں نے پروگرام بنایا کہ دیکھیں عمر کی طاقت کا کیا عالم ہے۔ انہوں نے چمڑے کا ایک بڑا سا ٹکڑا لیا' اسے پانی میں بھگو کر زمین پر بچھا دیا۔ عمر نے اپنی ایڑی اس چمڑے کے ٹکڑے کے درمیان میں رکھ دی۔ سات آدمی اس چمڑے کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ چمڑا پھٹ جاتا ہے مگر وہ عمر کے پاؤں کے نیچے سے باہر نہ نکل سکا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے ممتاز گھرانے بنوعدی سے تھا۔ یہ لوگ بیت اللہ شریف کے جنوب مغرب میں رہتے تھے۔ اس علاقے کا نام جبل عمر ہے۔ یہ جگہ بیت اللہ شریف سے بالکل قریب ہے۔ سعودی حکومت نے جبل عمر کو کئی سال کی محنت شاقہ کے بعد زمین کے برابر کر دیا ہے۔ اب یہاں بڑے بڑے ہوٹل اور مارکیٹیں بن رہی ہیں۔

ان کی والدہ کا تعلق بنومخزوم سے تھا جو اس وقت مکہ پر عملاً حاکم تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل اسی قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ امت محمد یہ کا فرعون تھا۔ اتنی بات ضرور ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جن دو بڑی شخصیتوں کے بارے میں اللہ سے دعا کی تھی کہ ان کے ذریعے اسلام کو عزت اور وقار عطا فرما، ان میں ایک سیدنا عمرؓ بن خطاب مخزومی تھے جبکہ دوسرا شخص ابوجہل بن ہشام مخزومی تھا۔ عربوں میں اس زمانے میں بھی اور آج بھی خاندانی شرف اور حسب نسب کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تعلق بھی بنومخزوم سے تھا۔ ابوجہل رشتے میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ماموں تھا۔ نوجوانی کے عہد میں سیدنا عمر فاروق اپنی خالہ اور والد خطاب کے اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ہر چند کہ بچپن سے ہی وہ بڑے جفاکش اور بہادر تھے مگر اپنے والد سے ڈرتے خوب تھے۔

تاریخ کا مسافر انہیں عکاظ کے میلہ میں پہلوانی کے جوہر دکھاتے اور کشتی لڑتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ وہ بہت زیادہ قوت اور طاقت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فن خطابت سے بھی خوب نواز رکھا تھا۔ عربوں نے کہیں کوئی سفارتی مشن بھجوانا ہوتا تو انہی کا انتخاب کرتے۔

سیدنا عمر فاروق کی تربیت قدرے سختی کے ماحول میں ہوئی تھی۔ اسلام قبول کیا تو ہر وقت آخرت کا خوف طاری رہتا تھا۔ اسی لیے بہت کم ہنستے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے ہی مواقع پر انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔

اسلام لانے سے پہلے وہ اسلام کے شدید دشمن تھے۔ دراصل وہ اللہ کے رسول ﷺ کی پہچان نہ کر سکے حتی کہ معاذ اللہ انہیں قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے، مگر جب اسلام قبول کر لیا اور اللہ کے رسول ﷺ کی صحیح معرفت حاصل ہوگئی تو پھر اللہ کے رسول ﷺ سے بے پناہ محبت کرنے والے بن گئے۔ اس محبت میں ان کا مقام ومرتبہ اس قدر بلند تھا کہ کسی نے اگر ذرہ برابر بھی اللہ کے رسول ﷺ کی گستاخی کی یا ان کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو ان کی تلوار فوراً حرکت میں آجاتی۔ فوراً اجازت طلب کرتے: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے میں اللہ کے اس دشمن کی گردن تن سے جدا کر دوں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یقیناً امت میں سب سے بڑھ کر اللہ کے رسول ﷺ سے قریب تھے۔ وہ اسلام لانے سے قبل بھی رسول اللہ ﷺ کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا تھا۔ سیدنا عمر فاروقؓ کو آپ ﷺ سے اس قدر عقیدت ومحبت ہوگئی کہ جب اللہ کے رسول ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو عمر فاروقؓ اس خبر کو تسلیم کرنے کی بجائے تلوار لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مسجد نبوی میں لوگوں کے درمیان اعلان کر رہے ہیں: جس نے کہا محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں' میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔

ہر شخص کی ایک تمنا اور خواہش ہوتی ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل اپنے ایک ساتھی کو کہہ رہے ہیں: میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش یہ ہے کہ میرے پاس سو اونٹوں کا ریوڑ ہو۔ میں ان کو چراؤں، اونٹنیوں کا دودھ پیوں، اونٹوں کی اون سے خیمہ بناؤں۔ اس خیمہ میں پوری زندگی گزار دوں..... پھر ایک وقت آیا کہ وہ امیر المؤمنین بن گئے۔ وسیع وعریض اسلامی حکومت کے حکمران اور خلیفہ ہیں۔ کسی نے پوچھ لیا: امیر المؤمنین! اسلام لانے سے قبل آپ کی خواہش ایک سو اونٹ کی ملکیت تھی۔ آج آپ مملکت اسلامیہ کے حکمران ہیں۔ 27 لاکھ مربع میل پر آپ کی حکومت ہے۔ بتائیں کہ اب آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آج میری تمنا ہے کہ کائنات کا کوئی حصہ باقی نہ بچے جہاں محمد ﷺ کا پرچم نہ لہرا رہا ہو۔ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہ بچے جہاں اللہ کا دین پہنچ نہ جائے۔ سیدنا عمر فاروق کی تربیت قدرے سختی کے ماحول میں ہوئی تھی۔ اسلام قبول کیا تو ہر وقت آخرت کا خوف طاری رہتا تھا۔ اسی لیے بہت کم ہنستے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے ہی مواقع پر انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔ یہ ان دس خوش قسمت صحابہ کرام میں سے ایک تھے جن کو ایک ہی مجلس میں اللہ کے رسول ﷺ نے جنت کی خوشخبری سنائی تھی۔

ہم تاریخ کے صفحات پلٹتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو مکہ میں ظلم وتشدد کا دور شروع ہوا۔ مکہ مکرمہ میں خوف کا عالم ہے۔ جو شخص مسلمان ہو جاتا ہے اس کا جینا دوبھر کر دیا جاتا ہے۔ مصلحت اسی میں

تھی کہ خاموشی اور حکمت سے اللہ کا پیغام پہنچایا جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ بنو مخزوم ہی کے ایک فرزند ارقم بن ارقم کے گھر کو مرکز قیادت اور مرکز تربیت بنا چکے ہیں۔ مشرکین مکہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ابو جہل کے قبیلے کا ایک نوجوان ہی اپنے گھر کو اللہ کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا۔ مسلمان چھپ چھپا کر دارِ ارقم میں آتے ہیں' سید المرسلین ﷺ ان کا تزکیہ فرما رہے ہیں' ان کی تربیت ہو رہی ہے، انہیں توحید کا سبق دیا جا رہا ہے۔ غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا جا رہا ہے' شرک کی بیخ کنی ہو رہی ہے۔

دوسری طرف مسلمانوں پر مظالم جاری ہیں اور ان میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے کہ ایک دن بڑا زبردست دھماکہ خیز واقعہ ہوتا ہے۔ مکہ کی گلیاں بلند آواز سے ''نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر'' کی صداؤں سے گونج اٹھتی ہیں۔ یہ آواز بڑی دور تک پہنچ گئی ہے۔ مکہ کی گلیوں میں اس طرح سرعام اللہ کا نام لیا جانا؟! کافر سوچ میں پڑ گئے کہ یہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہے جس کی بازگشت مکہ کی گلیوں اور بازاروں میں ہے۔ مشرکین گھروں سے باہر نکل پڑتے ہیں۔

قارئین کرام! ذرا تاریخ کے الفاظ کو پلٹیے، یہ وہ دن ہے جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے۔ صرف ایک روز ہی پہلے جمعرات کے روز اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دعا کی تھی:

«اللّٰهُمَّ أَيِّدِ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ»

''اے اللہ! تیرے نزدیک عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو' اس کے ذریعے اسلام کو قوت پہنچا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا قبول فرما لی۔ اگلے ہی روز جمعۃ المبارک کا عظیم دن تھا جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان دونوں میں سے چن لیا گیا۔ مکہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت کا چرچا عام ہو چکا تھا۔ ہر خاندان میں کشمکش اور چپقلش شروع ہو چکی تھی' کیونکہ قریش کے ہر بڑے قبیلے کا کوئی نہ کوئی فرد مسلمان ہو چکا تھا۔ یہ دعوت آہستہ آہستہ مگر بڑے منظم انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ عمرؓ بن خطاب نوجوان ہیں۔ اپنی طاقت پر بھروسہ، خاندانی روایات پر سختی سے کاربند، بتوں سے محبت اور ان کی پوجا کرنے والا عمر ایک عجیب و غریب فیصلہ کرتا ہے۔ ایک حیران کن فیصلہ..... وہ اس فیصلہ کے انجام سے بے خبر تھا..... کیوں نہ میں صاحب نبوت کو معاذ اللہ ختم کر ڈالوں۔ یہ سوچتے ہی گھر سے تلوار لی اور اس نہایت خطرناک ارادے سے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نہایت علیم و خبیر ہے۔ سازشوں کو ناکام کرنا اور اپنے نبی ﷺ کی حفاظت کرنا اس کے لیے کوئی مشکل تو نہیں تھا۔

گلی میں تیزی سے گزرتے ہوئے عمر کی آواز آ رہی ہے کہ وہ اپنے غیر معمولی قد کاٹھ کی وجہ سے جب چلتا ہے تو آنے والوں کو دور سے پتہ چل جاتا ہے کہ کوئی آ رہا ہے۔ گلی ہی میں ان کے قبیلہ کا ایک فرد نعیمؓ بن عبداللہ العدوی مل جاتا ہے۔ نعیم بھی اسلام قبول کر چکا ہے' مگر مصلحتاً اسے چھپائے ہوئے ہے۔ عمرؓ کے چہرے مہرے کو دیکھا تو خفگی اور غصے کے آثار نمایاں نظر آئے۔ تلوار ہے جو گلے میں نیام سے باہر لٹک رہی ہے۔ بھانپ گئے کہ کوئی غیر معمولی بات ہے۔ پوچھا: عمر! کدھر کا ارادہ ہے' آج ذرا تیور بدلے ہوئے نظر آ رہے ہیں؟ جواب ملتا ہے:

''اے اللہ! تیرے نزدیک عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو' اس کے ذریعے اسلام کو قوت پہنچا۔''

میں محمد کی طرف جا رہا ہوں۔ وہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہیں' میں ان کے خاتمے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

مسلمان ہر جگہ ہر مقام پر عقل و دانش اور فراست کا پیکر ہوتا ہے۔ سیدنا نعیمؓ کی فراست کو ہزار بار داد دیجیے کہ انہوں نے فوراً ہی بات کا رخ ایک دوسری طرف موڑ دیا۔ فرمانے لگے: سیدنا عمرؓ ذرا یہ تو بتاؤ کہ اگر تم (معاذ اللہ) محمد ﷺ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو پھر بنو ہاشم سے کیسے بچ سکو گے؟ اور ہاں! ذرا یہ بھی بتانا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے ننھیال بنو زہرہ سے کیسے بچ سکو گے؟ اس دور کے معاشرہ میں یہ ممکن ہی نہ تھا کہ کسی شخص کو قتل کر دیا جائے اور اس کے ددھیال اور ننھیال خاموش رہیں۔ قتل کا بدلہ لیا جاتا تھا، جاہلیت کے اس معاشرہ میں اپنے عزیزوں کا انتقام فرض عین سمجھا جاتا تھا۔ سیدنا عمرؓ کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ سیدنا نعیمؓ کی بات تو بڑی معقول تھی' مگر سیدنا عمرؓ نے اس بات کا جواب دینے کے بجائے کہا: لگتا ہے کہ تم بھی اپنا پچھلا دین چھوڑ کر بے دین ہو چکے ہو! یہاں ایک بار پھر سیدنا نعیم العدویؓ کی فراست کو داد دیجیے۔ اگر وہ کہتے: میں مسلمان نہیں ہوں تو اس سے صحابی کی صداقت متاثر ہوتی اور اگر کہہ دیتے: ہاں! میں مسلمان ہوں تو ممکن ہے حالات کچھ اور رخ اختیار کر جاتے۔ مؤمن کی فراست دیکھیے' سبحان اللہ! انہوں نے لحہ بھر کو سوچا اور کہا: عمر! کیا تمہیں ایک تعجب خیز بات نہ بتاؤں؟ پھر سیدنا عمرؓ کے جواب کا انتظار کیے بغیر بلا تاخیر کہنے لگے: پہلے اپنے گھر کی خبر کیوں نہیں لیتے؟ تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید اسلام قبول کر چکے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے اور محمد ﷺ کے وفادار بن چکے ہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی سیدنا سعیدؓ کا تعلق بھی بنو عدی سے تھا۔ رشتہ میں ان کے بھتیجے لگتے تھے۔ سیدنا سعیدؓ کے والد زید بن عمرو بن نفیل زمانہ جاہلیت میں ان گنے چنے افراد میں سے تھے جو علانیہ بتوں سے براءت کا اظہار کرتے تھے۔ انہوں نے بت پرستی سے دین ابراہیمی کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ جہاں تک سیدہ فاطمہ کا تعلق ہے تو وہ اپنے بھائی سیدنا عمرؓ سے چھوٹی تھیں۔ بہنیں بھائیوں کو پیاری تو ہوتی ہیں مگر آج سیدنا عمرؓ پر جاہلیت کی روایات کا جنون طاری تھا۔ سیدنا عمرؓ نے سیدنا نعیمؓ سے اپنی بہن اور بہنوئی کے اسلام لانے کی خبر سنی تو غصے سے بے قابو ہو گئے۔ سیدنا نعیمؓ کا راستہ چھوڑا اور بہن کے گھر کی طرف چل دیے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب چلتے تو دور تک معلوم ہو جاتا تھا کہ کوئی آ رہا ہے۔ بہن کا گھر زیادہ دور نہ تھا جب گھر کے قریب پہنچے تو اندر سے دھیمی دھیمی پیاری پیاری آوازیں آ رہی تھیں۔ ایک بہت ہی عظیم اور عالی ہمت شخصیت سیدہ فاطمہؓ اور سعیدؓ بن زید کو قرآن کریم پڑھا رہے تھے۔ اس نوجوان کا نام خبابؓ بن ارت تھا۔ پیشے کے اعتبار سے لوہار تھے۔ کبھی ایک قریشی عورت ام انمار کے غلام تھے اور اب اس سے مکاتبت کر کے آزاد ہو کر بھی ''مولیٰ'' کی زندگی گزار رہے تھے۔ یہ تلواریں بناتے' بڑی ہی عمدہ تلواریں، مکہ میں ان کی چھوٹی سی دکان تھی' مگر تلواریں

بنانے میں مہارت لاجواب تھی۔ بڑے بڑے سردار ان سے تلواریں بنواتے تھے۔ اسلام قبول کیا تو اپنی سابقہ مالکن ام انمار کے ہاتھوں بے حد ستائے گئے۔ ان پر بڑا ظلم کیا گیا مگر اس عظیم المرتبت شخصیت کی عالی ہمتی کو داد دیجیے اور دیکھیے کہ وہ مکہ کے شدید گرم موسم میں آگ کی بھٹی پر دن بھر شدید محنت کرنے کے بعد لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتے ہیں۔ اس وقت وہ سیدہ فاطمہؓ بنت خطاب کے گھر میں میاں بیوی کو قرآن پڑھا رہے ہیں۔ سیدنا عمرؓ کے قدموں کی آواز آئی تو سیدنا خبابؓ کو اشارہ ہوا کہ کسی جگہ چھپ جاؤ۔ سیدنا عمرؓ زور سے دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں..... اندر سے آواز آئی: کون؟ جواب ملا: ابن خطاب..... بہن نے آکر دروازہ کھولا، سیدنا عمرؓ نے سخت غصے کے عالم میں کہا: اپنی جان کی دشمن! میں نے سنا ہے کہ تم اپنے آبائی دین سے منحرف ہوگئی ہو؟..... سامنے خاموشی ہے..... اور ہاں میں نے ابھی کچھ آواز سنی ہے وہ کیا اور کیسی تھی؟ جواب ملا: کوئی خاص نہیں بس بات چیت ہو رہی تھی..... اب سیدنا عمرؓ نے سیدھی اور صاف بات کہتے ہوئے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دونوں بے دین ہو چکے ہو۔ بہنوئی سیدنا سعیدؓ نے بھی تمام مصلحتوں کو پس پشت ڈال کر نہایت صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے سیدنا عمرؓ سے ایک سوال پوچھا' کہا: عمر! ذرا یہ تو بتاؤ' اگر حق تمہارے دین کی بجائے کسی اور دین میں ہو تو پھر؟!..... بس! ان الفاظ کا سننا تھا کہ سیدنا عمرؓ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ' جھٹ سے بہنوئی کو گریبان سے پکڑ لیا اور مارنا شروع کر دیا۔

قارئین کرام! عرب کہتے ہیں: «رُبَّ ضَارَّةٍ نَافِعَةٌ» ''بہت سی بظاہر نقصان دہ نظر آنے والی چیزیں بالآخر نفع بخش ثابت ہوتی ہیں۔'' سیدہ فاطمہؓ نے اپنے خاوند کو پٹتے دیکھا تو پوری جرأت اور بے خوفی سے آگے بڑھیں۔ سیدنا عمرؓ کی بھاری بھرکم شخصیت سے مرعوب ہوئے بغیر اپنے خاوند کو چھڑانے کی کوشش کرتی ہیں۔ سیدنا عمرؓ اس وقت غصے میں تھے' بہن کو بھی پوری قوت سے ایک تھپڑ جڑ دیا..... بہن کا چہرہ خون آلود ہوگیا۔ ایک بہت بڑے سیرت نگار ابن اسحاق کے مطابق سر میں چوٹ لگی۔ سیدنا عمرؓ کا یہی تشدد ان کی زندگی کا رخ موڑنے میں معاون ثابت ہوا۔

مسلمان کی اپنی ہی شان ہوتی ہے۔ اسے جتنا دبایا جاتا ہے' ستایا جاتا ہے وہ اتنا ہی مضبوط ہو کر ابھرتا ہے۔ یہ بھی تو اسی ماں اور باپ کی بیٹی تھی جس کی اولاد سیدنا عمرؓ تھے۔ جس ماں کا دودھ سیدنا عمرؓ نے پیا تھا، اسی ماں نے سیدہ فاطمہؓ کو گود میں لے کر لوریاں دی تھیں۔ بہن کی آنکھوں میں آنسو ہیں' مگر شجاعت وعزیمت کی پیکر یہ عظیم خاتون اپنے بھائی کو بڑے پرعزم لہجے میں بتا رہی ہے: ابن خطاب! جو جی میں آتا ہے کر لو' ہاں میں مسلمان ہوگئی ہوں۔ ہاں ہاں! میں نے محمد رسول اللہ کا دین قبول کر لیا ہے۔ پھر سیدہ فاطمہؓ نے بھی اپنے خاوند سیدنا سعیدؓ کے الفاظ دہرا دیے: «إِنْ كَانَ الْحَقُّ فِي غَيْرِ دِينِكَ؟!» ''اگر تمہارے دین کے بجائے دوسرا دین ہی برحق ہو تو پھر؟''..... ہاں میں شہادت دیتی ہوں: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» سیدہ فاطمہ! آپ کی عظمت کو سلام' آپ کتنی جرأت والی عظیم خاتون ہیں کہ کسی جبر وتشدد کو خاطر میں لائے بغیر آپ نے حق اور سچ

سیدنا عمرؓ قرآن پڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کے دل کی کیفیت اور حالت بدلتی جا رہی ہے۔ وہ پہلے بھی مسلمانوں کی اپنے ایمان اور عقیدے پر پختگی دیکھ کر خوشگوار حیرت اور مسرت کے ملے جلے جذبات محسوس کرتے تھے۔

عمر بن خطاب کے منہ پر کہہ دیا۔ آپ ڈری نہیں' خوف زدہ نہیں ہوئیں۔ سیدنا عمرؓ کے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ کے یہ الفاظ..... کتنے پاکیزہ ہیں یہ کلمات! ان کے اندر کتنی زبردست کشش، قوت اور خوبصورتی ہے! روتی ہوئی بہن جس کے چہرے سے خون بہہ رہا ہے وہ کس عزم سے، کیسے ولولے سے، کیسے حوصلے اور کتنے یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھ رہی ہے۔ بہن کی یہ جرأت اور صلاحیت دیکھ کر یکا یک سیدنا عمرؓ کا دل پسیج گیا۔ سارا غم و غصہ ماند پڑ گیا۔ بہن کے خون آلود چہرے پر نظر پڑی تو شرم محسوم ہوئی' وہ اب تک کھڑے تھے زمین پر بیٹھ گئے۔ کہنے لگے: وہ کتاب جو تمہارے پاس ہے جس کی تم لوگ تلاوت کر رہے ہو' وہ مجھے بھی پڑھنے کے لیے دو۔

سیدہ فاطمہؓ اس حالت میں بھی کتنے مضبوط ایمان والی ہیں! جواب دیتی ہیں: قرآن کو پاکیزہ لوگ ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔ بھائی! تم ناپاک ہو اور اس کتاب کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ اٹھو غسل یا وضو کرو۔ سیدنا عمرؓ اٹھے اپنے جسم کو پانی سے پاک کیا۔ صحیفہ کو تھاما اور اسے پڑھنے لگے۔ شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ اسے پڑھا اس جملے کی فصاحت و بلاغت تو اہل عرب اور اہل زبان ہی جانتے ہیں..... بے اختیار زبان سے نکلا یہ تو بڑے پاکیزہ نام ہیں۔ بلاشبہ رحمٰن اور رحیم بڑے عمدہ نام ہیں۔ انہی ایام میں سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں۔ ان کی بصارت ان آسمانی الفاظ کی سیر کرنے لگی: ﴿طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى﴾ سیدنا عمرؓ قرآن پڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کے دل کی کیفیت اور حالت بدلتی جا رہی ہے۔ وہ پہلے بھی مسلمانوں کی اپنے ایمان اور عقیدے پر پختگی دیکھ کر خوشگوار حیرت اور مسرت کے ملے جلے جذبات محسوس کرتے تھے۔ بہن کا زخمی ہونا، اس کے باوجود ان کی استقامت اور نہایت جرأت سے بھائی کو جواب دینا، بہنوئی کی استقامت، قرآن کریم کو خود پڑھنا، یہ تمام باتیں ان پر اثر انداز ہو رہی ہیں اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ہی دن پہلے تو اللہ کے رسول نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔ سیدنا عمرؓ نے ہتھیار ڈال دیے۔ ایمان ان کے دل میں جگہ بنا چکا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی دعا ان کے حق میں قبول ہو چکی ہے۔ بے اختیار کہنے لگے: یہ تو بڑا عمدہ اور پاکیزہ کلام ہے۔ میں محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے ان کا پتہ بتاؤ۔

سیدنا خبابؓ بن ارت بھی ایک کونے میں چھپے ساری باتیں سن رہے ہیں۔ وہ یہ سن کر باہر نکل آئے' اللہ کے رسول ﷺ کی دعا کا ذکر کیا اور کہا کہ میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ آپ ہی دعائے مصطفیٰ ﷺ کا مصداق ہو' آپ ہی مراد مصطفیٰ ﷺ ہو۔

سیدنا خبابؓ نے سیدنا عمرؓ سے گفتگو کے دوران جب اس بات کا اچھی طرح سے یقین کر لیا کہ کفر وشرک کی آلودگیاں سیدنا عمرؓ کے دل سے نکل چکی ہیں' اب ان سے کوئی خطرہ نہیں تو انہیں دارِ ارقم کا راستہ بتا دیا۔

دار ارقم کوئی آٹھ دس منٹ کے پیدل راستے پر ہو گا۔ دار ارقم پہنچے' دروازے پر دستک دی۔ دروازے کی جھری سے ایک صحابی نے دیکھا کہ سیدنا عمرؓ دروازے پر

باقی صفحہ 15 پر

مرد وزن کی مساوات فطرت کے منافی

تحریر: جناب عطاء محمد جنجوعہ

اہل مغرب آزادی کے علمبردار بن کر دنیا بھر میں نسوانی حقوق کا پرچار کر رہے ہیں۔ اہل علم غور کریں کہ حقائق کے آئینہ میں وہ عورتوں کے حقوق کے محافظ ہیں یا لٹیرے؟

اسلام سے قبل عورت مظلومی کی زندگی بسر کر رہی تھی' اسے کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔ وہ مردوں کے رحم وکرم پر تھی' اس کی بازاروں میں جانوروں کی طرح خرید وفروخت ہوتی تھی۔ ایک مرد کی ملکیت میں کئی عورتیں ہوتی تھیں جس کے مرنے کے بعد ورثاء اس کی بیویوں کو آپس میں تقسیم کرتے تھے۔ اسلام نے بیٹی کو باپ کی' ماں کو بیٹے کی' بیوی کو خاوند کی میراث میں حق دار بنایا۔ بلاشبہ جائیداد میں بیٹی کو بھائی کی نسبت نصف حصہ ملتا ہے۔ حکمت کا راز یہ ہے کہ شادی کے بعد نان ونفقہ کی ذمہ داری اس کے خاوند کی ہوتی ہے۔ حق مہر بھی خالص عورت کی ملکیت ہوتا ہے' اس کے تصرف میں شوہر کا کوئی حق نہیں۔ خدانخواستہ ناچاکی کی صورت میں طلاق تک نوبت پہنچ جائے تو عدت گزارنے تک خرچہ کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے۔ نابالغ اولاد کے نان ونفقہ کا بوجھ والد پر ہوتا ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ کے مصارف میں بیوہ عورت کو فائق رکھا ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت واحترام دے کر گھر کی مالکہ بنا دیا۔

اسلام نے ماں کی عظمت' بہن سے شفقت اور بیوی کے حقوق کا درس دیا ہے۔ محسن انسانیت ﷺ نے بیٹیوں کی عمدہ پرورش وتربیت کرنے والے کو جنت کا حقدار ٹھہرایا ہے۔ ماں سے حسن سلوک کو قرب الٰہی کا ذریعہ کہا اور جنت کو ماں کے قدموں تلے فرمایا۔ رحمت عالم ﷺ نے بیوی سے حسن سلوک کرنے والے شوہر کو اعزاز دیا۔ اور فرمایا:

''کامل ایمان والے مومن وہ ہیں جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے اچھے ہوں۔'' (ترمذی' کتاب الرضا)

اسلام دین فطرت ہے جس کے اصول وضوابط معاشرہ کی فلاح وبہبود اور خیر خواہی کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔

مغربی معاشرہ میں اولاد سن بلوغت کو پہنچ جائے تو اس وقت والدین ان کی پرورش ونگہداشت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں کہ وہ خود کمائے کھائے اور اپنا جیون ساتھی تلاش کرے' ان پر کوئی قدغن نہیں۔

مغربی عورت جذبات کی رو میں غلط فیصلہ کرتی ہے۔ عموماً طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ہندی معاشرہ میں لڑکی مجبور وبے بس ہوتی ہے' اس کے نکاح کے لیے والد کی اجازت ضروری ہے' لڑکی کی رضا مندی ضروری نہیں۔ اسلام اعتدال پسند مذہب ہے جہاں بچی کی دلچسپی ورضا مندی ضروری ہوتی ہے۔ والد کے تجربے اور بیٹی کی دلچسپی کے امتزاج سے فیصلہ معقول ہوتا ہے۔ شادی شدہ جوڑا خوش مزاجی سے زندگی بسر کرتا ہے اور طلاق تک نوبت کم ہی آتی ہے۔ البتہ بیوہ یا مطلقہ عورت دوسری دفعہ نکاح کرنا چاہے تو وہ اپنے خاوند کے انتخاب میں خود مختار ہے کیونکہ وہ ازدواجی مراحل کے تجربات سے گزر چکی ہوتی ہے۔ البتہ اس کا نکاح بھی ولی کے زیر نگرانی ہی ہو گا۔ دین اسلام حکمت کا خزینہ ہے۔

اسلام نے ماں کی عظمت' بہن سے شفقت اور بیوی کے حقوق کا درس دیا ہے۔ محسن انسانیت ﷺ نے بیٹیوں کی عمدہ پرورش وتربیت کرنے والے کو جنت کا حقدار ٹھہرایا ہے۔ ماں سے حسن سلوک کو قرب الٰہی کا ذریعہ کہا اور جنت کو ماں کے قدموں تلے فرمایا۔

روئے کائنات پر جن وانس' درند چرند' پرند اور حشرات الارض اللہ کی مخلوق ہیں لیکن امتیازی اوصاف کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اللہ نے انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز ونمایاں حیثیت دینے کے لیے عقل کی نعمت سے نوازا ہے۔ وہاں اسے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر انسان بے پردہ ہو کر آوارگی کا مظاہرہ کرے تو انسان اور حیوان میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟ اللہ نے مرد کی ساخت اور بیرونی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھ کر ناف سے گھٹنوں تک پردہ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن صنف نازک کے خد وخال اور محدود فرائض کی وجہ سے پورے جسم کو ستر قرار دیا ہے۔ اللہ نے عورت کے فطری جذبہ کی تسکین کے لیے قیمتی زیورات پہننے کی اجازت دی لیکن کھلے عام نمود ونمائش کرنے سے منع کیا ہے جبکہ مرد پر سونے کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔

مرد وعورت بحیثیت تخلیق انسانی برابر ہیں' وہ زہد وتقویٰ کی مسابقت میں منفرد مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ دونوں اپنے افعال وکردار کے معاملہ میں اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ البتہ طبعی ساخت کے لحاظ سے عورت اور مرد مختلف ہیں۔ دونوں کے فطری اوصاف اور دائرہ کار جدا ہیں۔ اس بنا پر اُن کے حقوق وفرائض مختلف ہیں۔

مرد فطری طور پر جفاکش' قوی' توانا اور تناور ہوتا ہے۔ اللہ نے بھاری بھرکم کام مرد پر ڈالے ہیں۔ وہ معیشت' زراعت وتجارت' صنعت وحرفت اور دفاعی امور کا ذمہ دار ہے۔ جبکہ عورت نرم ونازک ہوتی ہے' اس کو محبت شفقت الفت وماتا کے اوصاف سے نوازا ہے۔ اس بنا پر نسل نو کی پرورش وتربیت کی ذمہ داری عورت پر عائد کی ہے۔ اسلام میں عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران وملکہ ہے۔ امتیازی فرق کے باوجود نسل انسانی کی ترقی وفلاح وبہبود کے لیے مرد وعورت کا کردار لازم وملزوم ہے' تاہم نوعیت مختلف ہے۔

عورت کو ایام ماہواری' حمل' رضاعت کے دشوار مراحل سے گزرنا پڑتا ہے' اگر اسے مذکورہ مدت میں معاشی ضروریات پورا کرنے کے لیے گھر سے باہر جانا پڑے تو اسے آزادی نصیب ہوئی یا مجبوری حائل ہوئی؟

اسلام نے اہل وعیال کی کفالت کی ذمہ داری مرد پر عائد کی ہے عورت پر نہیں' مرد اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر محنت ومشقت کرتا ہے۔ بھٹی میں پگھلتے لوہے کو سانچے میں ڈھالنا' پہاڑ کھود کر معدنیات نکالنا' سمندر کی عمیق گہرائی تک جا کر ہیرے جواہرات تلاش کرنا' فلک بوس پلازوں کی تعمیر وزیبائش کرنا۔ ٹینکوں میں بیٹھ کر دشمن کے علاقوں میں گولے برسانا' کڑکتی دھوپ کے دوران کھیتوں میں ہل چلانا وغیرہ۔

غور کریں! کیا یہ امور صنف نازک بآسانی سرانجام دے سکتی ہے؟ ہرگز نہیں' یہ صنف نازک کے بس کا روگ نہیں۔ اللہ نے جفاکشی وجرأت کے اوصاف مرد میں ودیعت کیے ہیں جسے وہ بطریق احسن انجام دے سکتا ہے۔

اگر عورت روزگار کے سلسلہ میں دفتر یا فیکٹری جائے' مرد کچن میں کھانا تیار کرے' ماں کی عدم موجودگی میں بچے کو بازاری دودھ پلائے۔ روئے تو جھولے میں ڈال کر دل بہلائے۔ سو جائے تو گھر کی صفائی کرے' کپڑے دھوئے۔ بیوی کے لیے دوپہر کا کھانا تیار کرے' ہوم ورک ختم ہو جائے تو جا کر بیوی کو لے آئے۔ کیا یہ نظام فطرت کے عین مطابق ہے...؟ اگر دونوں میاں بیوی روزگار کے سلسلہ میں گھر سے باہر جائیں تو روٹی ہوٹل سے کھالیں گے لیکن بچوں کی نگہداشت کون کرے گا؟ تنخواہ پر کسی آیا کا انتظام کر لیں تو بیوی کی کمائی کی بچت حاصل کیا ہو گی؟

دوسری بات یہ ہے کہ بچوں کی پرورش اور اخلاقی تربیت جو حقیقی ماں کر سکتی ہے وہ آیا نہیں کر سکتی۔ ایک عورت گھر میں نسوانی فرائض انجام دے سکتی ہے' بچوں کی تربیت کر سکتی ہے لیکن وہ امور مرد انجام نہیں دے سکتا۔

اگر عورت امور خانہ داری اور بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ معاشی ترقی کی دوڑ میں چند ٹکوں کی خاطر گھر سے باہر نکل کر مخلوط ماحول میں ذہنی وجسمانی مشقت طلب کام کرنے لگے تو کیا اس میں عورت کی فلاح وبہبود کی ضمانت ہے یا اس پر ظلم وزیادتی؟

عورت کا خاوند سے خورد ونوش' بود وباش یا زیب وزینت کے لیے فرمائش کرنا عزت افزائی ہے یا رسوائی؟

اسلامی معاشرہ میں عورت گھر کی مالکہ بن کر خانگی فرائض انجام دیتی ہے جبکہ مرد شرعی طور پر بیوی بچوں کی کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ مرد غفلت سے کام لے تو اس کی بیوی قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتی ہے۔

افزائش نسل کے لیے جو امور عورت کی طبعی ساخت کرتی ہے وہ مرد انجام نہیں دے سکتا' اسی طرح جو کام مرد انجام دے سکتا ہے سب عورتیں مل کر افزائش نسل کا سبب نہیں بن سکتیں۔ یہ نظام فطرت کے سراسر منافی ہے۔

مرد وزن کی مساوات کے علمبردار صاحبان کے پاس اس کا معقول جواب کیا ہے؟ اسلام اللہ کا نازل کردہ نظام ہے جس کے ضابطے مرد وعورت کی فطرت کے عین مطابق ہیں۔

بقیہ سیدنا عمر فاروقؓ

کھڑے ہیں اور شمشیر سے مسلح ہیں۔ قدرے تردد ہوا' اللہ کے رسول ﷺ کو اطلاع دی کہ عمر بن خطاب آیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قدرے خوف وڈر پیدا ہوا کہ عمر تو مسلح ہے' نجانے کس نیت سے آیا ہے۔ ان میں ایک اسلام کے ایک شیر سیدنا امیر حمزہؓ بھی ہیں۔

انہوں نے ابھی چند ہی دن پہلے اسلام کی نعمت حاصل کی ہے۔ پوچھ رہے ہیں: باہر کون ہے؟ جواب ملا: سیدنا عمرؓ ہیں؟ اور پھر اس شجاع اور بہادر شخصیت نے صحابہ کرام کے دل سے سارا خوف اور ڈر نکال دیا۔ کہنے لگے: عمر بن خطاب اگر خیر کی نیت سے آیا ہے تو اسے خیر عطا کریں گے اور اگر اس کی نیت درست نہیں تو پھر اسی کی تلوار سے اس کی گردن اتار دیں گے۔ «جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ» آپ اللہ کے رسول ﷺ کے چچا ہیں' آپ کی عظمت کو سلام! آپ کتنے بہادر اور جری ہیں! آپ نے مسلمانوں کو ایک نیا ولولہ اور حوصلہ عطا کیا ہے۔ بہادر ایسے مواقع پر اسی قسم کے الفاظ سے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ فرما رہے ہیں: عمر بن خطاب کے لیے دروازہ کھول دو۔ سیدنا عمرؓ اندر داخل ہوئے، وہ لمحات کتنے تاریخ ساز اور پاکیزہ تھے' سیدنا عمرؓ آگے بڑھے' بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے۔ آج نگاہیں جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کفر اور شرک کی دبیز تہوں کو پاش پاش کر دیا ہے۔ عقیدہ توحید بہن کے گھر میں ہی نصیب ہو چکا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ ان کے کپڑوں کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور لسان نبوت سے فرما رہے ہیں:

عمر! کیا تم اس وقت تک باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تعالیٰ تم پر بھی ویسی ہی ذلت ورسوائی اور عبرتناک سزا نازل نہ فرما دے جیسی ولید بن مغیرہ پر نازل فرمائی تھی۔ آپ ﷺ' سیدنا عمرؓ کے لیے دعا فرما رہے ہیں: اللہ! اسے ہدایت نصیب فرما، اس کے ذریعہ اسلام کو قوت اور طاقت عطا فرما..... سیدنا عمر فاروقؓ کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ «اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ»

دار ارقم میں صحابہ کرام بڑے شوق ومحبت سے اس خوبصورت منظر کو دیکھ رہے ہیں۔ آج سیدنا عمرؓ جیسی عبقری شخصیت بھی مسلمان ہو گئی ہے۔ پھر ان کی زبانوں پر بلند آواز میں ''نعرہ تکبیر اللہ اکبر'' کے کلمات ہیں۔ ہاں وہی اللہ جس سے بڑا کوئی نہیں۔

بقیہ گائے کا گوشت

''الثقات'' میں ذکر کیا ہے لیکن اکیلے امام ابن حبان کی توثیق اہل علم کے ہاں معتبر نہیں ہوتی۔

④ عبدالحمید بن زیاد بن صیفی بن صہیب کا اپنے باپ سے اور اس کے باپ کا اپنے باپ سے سماع معلوم نہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[لَا يُعْرَفُ سَمَاعُ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ]

(الضعفاء الكبير للعقيلي: 47/3)

''ان کا باہم سماع معلوم نہیں۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

[وَلَا يَثْبُتُ مَا فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.] (زاد المعاد: 298/4)

''اس سند سے مروی روایت ثابت نہیں۔''

الحاصل

قرآن کریم واحادیث صحیحہ کی روشنی میں گائے کا گوشت کھانا جائز ہے اس میں کوئی بیماری نہیں۔ جن روایات میں بیماری کا ذکر ہے، ان میں سے کوئی ایک بھی باسند صحیح، رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ واللہ اعلم

.....

فضلاء جامعہ حرمین کا اجتماع

مؤرخہ 21 فروری بروز اتوار بعد نماز ظہر فضلاء جامعہ حرمین ظفروال کا دوسرا سالانہ اجتماع زیر صدارت حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفروال منعقد ہوا جس میں تقریباً ستر فضلاء جامعہ شریک ہوئے۔ اجتماع کی غرض وغایت فضلاء کی اپنے اساتذہ سے ملاقات' آپس میں تعارف' جامعہ سے تعاون اور ترقی کی راہوں کے متعلق مشاورت تھی۔ حاضری اور مقصد کے لحاظ سے اجتماع انتہائی کامیاب رہا۔

نوٹ: جامعہ حرمین کے فضلاء اندرون وبیرون ملک مختلف شعبہ ہائے زندگی میں سرکاری وغیر سرکاری طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللھم زدفزد!

شعبہ نشر واشاعت' جامعہ حرمین ظفروال' ضلع نارووال
فون 0542538028

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

جناب رانا محمد راشد

تاریخ انسانی بڑے بڑے دانشوروں، مبلغوں اور مقرروں سے بھری پڑی ہے جو سب اپنے طور پر نگینوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہی نگینوں میں ایک جوہر نایاب علامہ احسان الٰہی شہید ہیں جن کا نام آسمان پر ستاروں کی مانند چمکتا رہے گا۔ آپ کی خدمت کے اپنے پرائے سب معترف ہیں۔ آج میں علامہ صاحب کے ابتدائی حالات اور تعلیم کے چند واقعات آپ کی نذر کرنے جا رہا ہوں۔

ابتدائی حالات اور تعلیم:

امام العصر حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید ۳۱ مئی ۱۹۴۵ء کو جمعرات کے دن پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت سیالکوٹ کے محلہ احمد پورہ میں ہوئی۔ اس محلے کا نام آپ کے دادا احمد دین کے نام پر رکھا گیا۔ اس زمانے میں مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے علم وفضل کا بڑا شہرہ تھا۔ اس لیے آپ کے والد حاجی ظہور الٰہی صاحبؒ بھی مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کے علم وفضل کے گرویدہ ہو گئے۔ نہ صرف گرویدہ ہوئے بلکہ ان کے دروس اور پند ونصائح سے متاثر ہو کر اپنے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ اگر اللہ نے بیٹا دیا تو اس کو نبی آخر الزماں ﷺ کے دین کا طالب بناؤں گا۔

چنانچہ اس سوچ کے نتیجہ میں حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر کو قریباً ساڑھے سات سال کی عمر میں پرائمری کلاس سے فراغت کے بعد مسجد بازار پنساریاں سیالکوٹ میں حفظ کے لیے داخل کروا دیا گیا۔ اس طرح آپ نے ۹ برس کی عمر میں حفظ قرآن کا دشوار مرحلہ طے کر لیا۔ اسی سال آپ نے کم عمری کے باوجود رمضان المبارک میں قرآن پاک سنایا۔ اس کے بعد آپ نے مختلف دینی مدارس سے ابتدائی علوم سے آگہی حاصل کی۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے آپ نے مختلف کتب وحدیث کی فراغت حاصل کی، جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں مولانا شریف اللہ سے فلسفہ اور منطق کی تعلیم حاصل کی۔

اسی طرح ۱۹۶۰ء تک آپ دینی تعلیم مکمل کر چکے تھے۔ اسی سال پنجاب یونیورسٹی سے عربی میں بی اے آنرز کی ڈگری بھی حاصل کر لی تھی اور ۱۹۶۱ء میں آپ نے ایم اے فارسی اور ایم اے اردو کی ڈگریاں بھی حاصل کر لیں۔ اس کے بعد مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کر کے سعودی عرب چلے گئے۔

آپ نے چار سال کا عرصہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں گزارا اور مدینہ یونیورسٹی میں جو وقت گزارا وہ بڑا بھرپور تھا۔ آپ یونیورسٹی کے نمایاں ترین طالب علم کی حیثیت کے حامل تھے۔ مدینہ یونیورسٹی میں آپ نے صرف پڑھا ہی نہیں بلکہ طالب علم ہونے کے باوجود اپنے اساتذہ کی جگہ پڑھایا اور آپ کے ان لیکچرز میں آپ کے اساتذہ بھی شریک ہوئے جو ایک اعزاز کی بات ہے۔

آپ مدینہ یونیورسٹی سے اعلیٰ اعزاز کے ساتھ فارغ ہوئے۔ آپ نے ۹۳.۵ فیصد نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ پاکستان واپس آ کر آپ نے چند مضامین میں ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں اور کراچی یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔

سعودی عرب سے واپسی کے بعد ہفت روزہ الاعتصام کی ادارت آپ کے سپرد کر دی گئی اور آپ چینیانوالی مسجد میں خطیب مقرر ہوئے۔ اس سلسلہ میں آپ کی شیخ محمد اشرف مرحوم سے پہلی ملاقات میاں عبدالعزیز مالواڈہ کی کوٹھی میں ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے شیخ اشرف صاحب کو بتایا کہ علامہ صاحب مسجد میں خطبہ کے فرائض انجام دیں گے۔ لیکن شیخ صاحب نے علامہ صاحب کی موجودگی میں ہی تردد اور اپنی ہچکچاہٹ کا اظہار کر دیا کہ مجھے یقین نہیں کہ اس نو آموز نوجوان کی وجہ سے جامع چینیانوالی کی رونق رفتہ واپس آ سکے گی۔ لیکن مولانا سلفی کے اصرار پر شیخ اشرف صاحب، علامہ صاحب کو دو تین ہفتے برداشت کرنے کو تیار ہو گئے۔ پھر وہ دو تین ہفتے ختم نہ ہوئے حتیٰ کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہادت کے رتبے پر فائز ہو گئے۔

میدان سیاست میں آمد:

بچپن سے ہی آپ کو سیاست میں دلچسپی تھی لیکن عملی طور پر ایوب خان کے دور میں سیاست میں آئے جب اس کے خلاف تحریک چل رہی تھی۔ آپ نے آغاز عید کے ایک سحر انگیز خطبے سے کیا۔ یہ آپ کی پہلی سیاسی تقریر تھی اور اس ایک تقریر نے ہی آپ کو صف اول کے خطیبوں میں کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے باقاعدہ سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ ایوب خاں کے بعد آپ نے جنرل یحییٰ خان کی بداعمالیوں کی بھی گرفت کی، آپ پر کئی سیاسی مقدمات بنائے گئے جو آپ کے ارادوں میں لرزش پیدا نہ کر سکے بلکہ آپ اور قوت ایمانی سے سرشار ہو گئے اور باطل قوتوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔

جب ذوالفقار علی بھٹو نے بنگلہ دیش منظور کرنے کا اعلان کیا تو آپ نے حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر بنگلہ دیش نامنظور کی تحریک میں بڑی شدت سے حصہ لیا۔ آپ نے اپنی خطابت کی صلاحیت کو خوب استعمال کیا۔ آپ کی خطابت نے جلسوں میں عجیب ہی رنگ بھر دیا۔ آپ کی خطابت کی وجہ سے آپ پر متعدد مقدمات بنائے گئے اور آپ کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ آپ نے جریدہ الاعتصام کو اپنے لہو سے سینچا تھا مگر جب بھٹو نے آپ پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تو ہر مذہبی جریدے نے آپ کی گرفتاری پر احتجاج کیا۔

آغا شورش کاشمیری خود بلا کے مقرر تھے۔ منٹو پارک لاہور میں عید کے اجتماع میں علامہ احسان الٰہی ظہیر کا خطبہ سن کر آغا شورش کاشمیری نے تاریخی کلمات کہے۔ آغا شورش نے کہا کہ میں خود بھی بہت بڑا مقرر ہوں، فن خطابت میں خوب دسترس رکھتا ہوں مگر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر علامہ احسان الٰہی آئندہ خطابت چھوڑ بھی دیں تو ان کو اس ایک تقریر کی بدولت برصغیر پاک و ہند کے بڑے خطیبوں میں شمار کیا جائے گا۔ میاں عبدالعزیز مالواڈہ نے علامہ کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوستان کے بڑے بڑے خطیبوں اور سیاستدانوں کی معرکہ آراء تقاریر اکٹھی کی جائیں تو ان میں جو تقریر سر فہرست رکھی جائے گی وہ یہی ہو گی۔ علامہ صاحب کی خدمات لکھنے کے لیے سالوں چاہئیں لیکن یہ صفحات اتنی طوالت کا متحمل نہیں ہو سکتے۔ مختصراً یہ کہ علامہ صاحب آسمان پر چمکتے ہوئے آفتاب کی مانند ہیں جس کی روشنی کبھی ختم نہیں ہو گی۔

.....

گائے کا گوشت

تحریر جناب قاری محمد بلال

قرآنِ مجید واحادیثِ صحیحہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گائے کا گوشت کھانا جائز ومباح ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں:

قرآنی دلائل

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝﴾ (النحل)

''اور اسی نے چوپائے پیدا کیے جن میں تمہارے لیے گرم لباس اور کئی فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کا تم گوشت کھاتے ہو۔''

ایک اور مقام پر فرمایا

﴿فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝﴾ (الحج)

''ان (چوپاؤں) کا گوشت خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیر کو کھلاؤ۔''

نیز ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝﴾ (المؤمن)

''اللہ وہ ہے جس نے بعض چوپائے تمہاری سواری اور بعض تمہاری خوراک کے لیے پیدا کیے۔''

جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

[وكذلك ما اشتُهر من أنَّ النبيَّ ﷺ لم يثبت عنه أكلُ لحم البقر، ففاسد أيضًا، فإنَّه ثبت عنه أكله في قِصة بَرِيْرة، وكذلك في قصة أخرى.] (فيض الباري)

''اور اسی طرح جو یہ بات مشہور کر دی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گائے کا گوشت نہیں کھایا تو یہ بھی صحیح نہیں کیوں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے اور ایک دوسرے واقعہ میں آپ ﷺ سے گائے کا گوشت کھانا ثابت ہے۔''

حدیثی دلائل

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گائے کا گوشت بھیجنا:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.] (البخاري: 1709)

''عید الاضحیٰ کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت بھیجا گیا' میں نے کہا یہ گوشت کہاں سے؟ لانے والے نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔''

گائے کا گوشت کھانے کا حکم دینا:

[أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيلَ: هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: "هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ".] (مسلم: 1075)

''نبی اکرم ﷺ کے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔''

صحیح مسلم میں اسی واقعہ سے متعلق آپ ﷺ کے یہ بھی الفاظ ہیں:

[فَكُلُوهُ] (مسلم: 1075)

''آپ سب اسے (گائے کا گوشت) کھائیے۔''

رسول اللہ ﷺ نے گائے کا گوشت کھانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

[لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ] (مسلم: 1504)

''کتنا اچھا تھا کہ آپ ہمارے لیے اس گوشت میں سے کچھ تیار کر دیتے۔''

ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے گائے کا گوشت کھایا بھی ہوگا، اگرچہ کسی روایت میں ایسے الفاظ ہمیں نہیں ملے۔

مذکورہ دلائل شرعیہ سے ثابت ہوا کہ گائے کے گوشت میں کوئی بیماری نہیں، ورنہ قرآن وسنت میں اس کے کھانے کی اجازت نہ ہوتی۔ اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں کے لیے بیماری سے پاک چیزوں کو پسند کیا ہے نہ کہ بیماری والی چیزوں کو۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایسے جانور کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کریں اور اپنے اہل وعیال کو کھانے کا حکم فرمائیں، نیز خود کھانے کی خواہش ظاہر کریں جس کے گوشت میں بیماری ہو؟ ایسا ہرگز ممکن نہیں۔

گائے کے گوشت میں بیماری والی روایات:

جن روایات میں بیماری کا ذکر آیا ہے ان میں سے ایک بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں:

پہلی روایت:

رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے:

[ألبانها شفاء، وسمنها دواء، ولحمها داء.] (المراسيل لأبي داود، مسند علي بن الجعد، المعجم الكبير للطبراني، مكتبة ابن تيميه، شعب الإيمان للبيهقي)

''گائے کا گوشت شفا، اس کا گھی دوا، اور اس کا گوشت بیماری ہے۔''

تبصرہ:

یہ روایت ''ضعیف'' ہے کیوں کہ:

① اس کی سند میں ایک نامعلوم ''مبہم'' راویہ ہے لہٰذا اس کی بیان کردہ روایت کا کوئی اعتبار نہیں۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[والمرأة لم تسم، وبقية رجاله ثقات.] (مجمع الزوائد: 90/5)

''اس کی سند میں ''امراۃ'' مبہم ہے اور باقی راوۃ ثقہ ہیں۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[وَفِي السَّنَد امرَأَةٌ بَهْمٌ.] (الامتاع بالأربعين المتباينة السماع: 100/1)

''اس کی سند میں ایک مبہم راویہ ہے۔''

تنبیہ:

اس روایت کے ایک راوی زہیر اس مبہمہ راویہ کے بارے میں کہتے ہیں:

[صُدُوقَةٌ] (مسند علي بن الجعد: 393/1)

''سچی ہے۔''

جب کہ ائمہ حدیث ایسی توثیق کو قبول نہیں کرتے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ایسی صورت کے بارے میں لکھتے ہیں:

[وكذا لا يُقْبَل خَبَرُهُ وَلَو أُبْهِمَ بلفظِ التَّعْديلِ، كأَنْ يقولَ الرَّاوي عنهُ: أَخْبَرَني الثِّقَةُ؛ لأَنَّهُ قد يكونُ ثقةً عندَه مجروحاً عندَ غيرِه. وهذا عَلى الأَصَحِّ في المسألة.] (نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر: 125/1)

''اسی طرح ''مبہم راوی'' کی روایت قبول نہیں کی جائے گی خواہ اس کو لفظ تعدیل سے مبہم رکھا جائے۔ مثلاً راوی اس طرح کہہ دے: مجھے ثقہ نے خبر دی، کیوں کہ کبھی ایک راوی مروی عنہ کو اپنے نزدیک ثقہ سمجھتا ہے لیکن وہ دوسروں کے نزدیک مجروح ہوتا ہے۔ اس بارے میں صحیح ترین قول یہی ہے۔''

لہٰذا زہیر کا مبہم راویہ کو ''صدوقہ'' کہنے سے ابہام دور نہ ہوگا۔

② دوسری علت اس میں ارسال ہے۔ اسی لیے امام ابو داؤد نے اس روایت کو اپنی کتاب ''المراسیل'' میں ذکر کیا ہے۔

شعب الایمان بیہقی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے یہ سند متصل ہوجاتی ہے، لیکن اس کی سند میں وہی ''امراۃ'' والی علت ہے۔ یعنی سند کا اتصال بسند ضعیف ہے، صحیح سند کے ساتھ سند کا اتصال ہوتا تو قابل قبول ہوتا۔

یوں امام ابو داود رحمہ اللہ کا فیصلہ ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔

علامہ سخاوی اور علامہ مناوی نے بھی اس روایت کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ (الاجوبۃ المرضیۃ للسخاوی: 22/1؛ فیض القدیر للمناوی: 155/2)

دوسری روایت:

رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے:

[عَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ وَسُمْنَانِهَا، وَإِيَّاكُمْ وَلُحُومَهَا فَإِنَّ أَلْبَانَهَا وَسُمْنَانُهَا دَوَاءٌ وَشِفَاءٌ وَلُحُومُهَا دَاءٌ.] (المستدرك: 8232)

''گائے کا دودھ، گھی استعمال کرو اور اس کے گوشت سے پرہیز کرو کیوں کہ اس کا دودھ اور گھی شفا اور اس کا گوشت بیماری ہے۔''

تبصرہ:

یہ روایت سخت ''ضعیف'' ہے کیوں کہ:

① اس کو بیان کرنے والا راوی سیف بن مسکین محدثین کرام کے ہاں ضعیف ومجروح ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ اسی روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

[في سيف بن مسكين، وهّاه ابن حبان.] (تلخيص الذهبي على مستدرك الحاكم: 1074)

''اس میں سیف بن مسکین ہے۔ اس پر ابن حبان نے جرح کی ہے۔''

امام ابن حبان رحمہ اللہ ''سیف بن مسکین'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

[يَأْتِي بالمقلوبات والأشياء الموضعات لَا يحل الِاحْتِجَاج بِهِ.] (المجروحين لابن حبان: 446)

''یہ راوی سندیں بدل دیتا تھا اور موضوع روایات بیان کرتا تھا۔ اس کی روایات کو دلیل بنانا جائز نہیں۔''

② اس سند میں عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود ''مسعودی'' راوی ہے جس کا حافظہ آخری عمر میں خراب ہوگیا تھا۔ اس سند میں ان سے بیان کرنے والا شاگرد سیف بن مسکین ہے۔ یہ ضعیف ومجروح ہونے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں میں سے بھی نہیں جنہوں نے مسعودی سے حافظے کی خرابی سے پہلے روایات سنی تھیں۔

صرف یہی نہیں کہ سیف بن مسکین کا شمار محدثین نے مسعودی کے اختلاط سے پہلے روایات لینے والے لوگوں میں نہیں کیا بل کہ سیف بن مسکین بصری تھا۔ بصریوں اور کوفیوں کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[ومن سمع منه بالبصرة والكوفة فسماعه جيد.] (تاريخ بغداد: 480/11)

''جس نے مسعودی سے بصرہ اور کوفہ میں روایت سنی اس کا سماع درست ہے۔''

③ اس روایت میں عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود کا اپنے والد گرامی، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

تیسری روایت:

رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے:

[سَمْنُ الْبَقَرِ وَأَلْبَانُهَا شِفَاءٌ وَلُحُومُهَا دَاءٌ] (الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: 300/7)

تبصرہ:

یہ روایت موضوع (جھوٹی) ہے کیوں کہ اس کی سند میں محمد بن زیاد طحان، میمونی ''کذاب'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

[كَذَّاب خَبِيثٌ أَعْوَرَ يَضَعُ الحَدِيثَ] (العلل ومعرفة الرجال: 297/3)

''یہ بہت جھوٹا، خبیث، کانا اور حدیث گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے والا شخص تھا۔''

چوتھی روایت:

رسول اللہ سے منسوب ہے:

[عليكم بألبان البقر فإنها شفاء وسمنها دواء ولحومها داء.] (الطب النبوي لأبي نعيم الأصفهاني: 383/1)

''گائے کا دودھ استعمال کیا کرو، کیوں کہ وہ شفا ہے، اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری کا باعث ہے۔''

تبصرہ:

یہ روایت بھی ''ضعیف'' ہے، کیوں کہ:

① اس کے راوی موسیٰ بن محمد نسائی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② دفاع بن دغفل سدوسی، بصری ''ضعیف الحدیث'' ہے۔ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

[ضعيف الحديث] (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 445/3)

''اس کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔''

اگرچہ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس کو اپنی

باقی صفحہ 15 پر

رد قادیانیت پر

علمائے اہل حدیث کی خدمات (قسط نمبر ۹)

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

مولانا صوفی نذیر احمد کاشمیریؒ

بہت بڑے مقالہ نگار' کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ ادیان باطلہ پر ان کا مطالعہ وسیع تھا۔ ۱۹۸۵ء میں وفات پائی' قادیانی فتنہ کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۱۸۔ اصل ثابت:

اس کتاب میں سلوک الی اللہ کی جتنی ایجابی صورتیں ہیں ان کو قلمبند کیا ہے اور مرزا غلام قادیانی کی کذب بیانی کا پردہ چاک کرتے ہوئے اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ نیز مولانا سید مودودی کے بعض افکار کا بھی جائزہ لیا ہے۔ (صفحات ۲۸۸' سن اشاعت ۱۹۵۳ء)

مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی

ان کا شمار علمائے فحول میں ہوتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالجلیل کے فرزند ارجمند تھے۔ شاہ عبدالجلیل کو ۱۹۵۷ء کی جنگ آزادی کی علم برداری نصیب ہوئی اور ۱۲۷۳ھ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ مولانا محمد اسماعیل علم وفضل کے اعتبار سے جامع الکمالات تھے۔ قادیانی تحریک کے خلاف آپ کی خدمات قابل قدر ہیں۔ ۱۳۱۱ء میں وفات پائی۔ تردید قادیانیت میں ان کی ایک کتاب ہے۔

۱۱۹۔ القول الصریح فی تکذیب مثیل المسیح:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے اس اشتہار کا جواب دیا گیا ہے جس میں انہوں نے اپنے آپ کو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور آیات قرآن مجید میں بھی تحریف کی تھی۔ (صفحات ۴۴' سن اشاعت: ۱۳۰۹ھ)

مولانا محمد عثمان علی گڑھی

مولانا محمد اسماعیل کے فرزند تھے' ان کا شمار معروف علماء میں ہوتا تھا۔ پہلے جامع مسجد عیدگاہ علی گڑھ کے امام وخطیب رہے بعد میں موتی مسجد اہل حدیث کے خطیب ہوگئے۔ قادیانی فتنہ کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۰۔ قول الحق معروف بہ المسیح الموعود:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور نبوت کا ابطال کیا ہے۔۔

مولانا عبدالمجید سوہدروی

نامور عالم' واعظ' مقرر' مصنف' طبیب حاذق اور صحافی تھے۔ علوی خاندان سوہدرہ کے چشم وچراغ تھے۔ ۶ نومبر ۱۹۵۹ء کو سوہدرہ میں انتقال کیا۔ فتنہ قادیانیت کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۱۔ داستان مرزا:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ کو بڑے اچھے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور ہر بات کو مدلل اور حوالہ سے درج کیا ہے۔ (صفحات: ۹۰' سن اشاعت ۱۹۳۳ء)

مولانا عبدالستار صدری دہلویؒ

معروف عالم دین' محدث' مفسر قرآن اور نامور مصنف تھے۔ تمام زندگی قرآن وحدیث کی تدریس میں بسر ہوئی۔ بڑے خوش اخلاق' ملنسار اور متواضع عالم دین تھے۔ ۱۹۶۶ء میں کراچی میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۲۔ القول الصحیح فی اثبات المسیح:

اس کتاب میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء پر قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل بحث کی ہے اور اس کے ساتھ مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت ونبوت کا رد کیا ہے۔

علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانیؒ

شیخ العرب والعجم' بلند پایہ محدث' مجتہد العصر اور نامور عالم دین تھے۔ امام محمد بن علی شوکانیؒ کے یہ ایک واسطہ سے شاگرد تھے۔ برصغیر کے نامور علمائے اہل حدیث ان کے شاگرد تھے۔ ۱۳۲۷ھ میں بھوپال میں وفات پائی۔ قادیانیت کی تردید میں ان کی ایک کتاب ہے۔

۱۲۳۔ الفتح الربانی فی الرد علی القادیانی (عربی اردو):

اس کتاب میں حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق مرزا قادیانی کے اوہام وشبہات باطلہ کا رد کیا گیا ہے۔ (صفحات: ۲۰' ص سن اشاعت ۱۳۱۱ھ)

مولانا الٰہی بخش لاہوریؒ

یہ پہلے مرزا قادیانی کے رفیق تھے' جب مرزا نے دعویٰ مسیحیت اور نبوت کیا تو ان سے علیحدہ ہوگئے۔ ۱۳۳۴ھ میں وفات پائی۔ مرزا کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۴۔ عصائے موسیٰ:

اس کتاب میں مصنف نے مرزا قادیانی کو خوب رسوا کیا ہے اور مرزا قادیانی کے سب خرافات اس میں جمع کر دیئے ہیں۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کی زندگی میں (۱۸۹۹ء) میں شائع ہوئی۔ مگر میرزا سوائے گالیوں کے اس کا جواب نہ لکھ پایا۔ (صفحات: ۳۶۰' سن اشاعت ۱۸۹۹ء)

مولانا ابوالکلام آزادؒ

مولانا ظفر علی خاں فرماتے ہیں:

جہانِ اجتہاد میں سلف کی راہ گم ہوگئی
ہے تجھ کو اس میں جستجو تو پوچھ ابوالکلام سے

مولانا حسرت موہانی فرماتے ہیں:

جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر
نظم حسرت میں کچھ مزا نہ رہا

اپنے دور کے مجتہد العصر' امام الہند اور نامور سیاستدان تھے۔ ترجمان القرآن ان کی شاہکار تصنیف ہے۔ فروری ۱۹۵۸ء میں دہلی میں انتقال کیا۔ فتنہ قادیانیت کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۵۔ عقیدۂ ختم نبوت:

مولانا ابوالکلام آزادؒ کے بارے میں یہ مشہور کیا گیا کہ آپ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل نہیں۔ چنانچہ آپ نے ایمان باللہ' ایمان بالرسل' اور نئے ظہور پر ایمان' ان عنوانات پر مولانا غلام رسول مہر' حکیم سعد اللہ' مولانا ثناء اللہ امرتسری' اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی سے آپ کی مراسلت ہوئی۔ یہ کل آپ کے سات خطوط ہیں جنہیں عقیدہ ختم نبوت کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ مولانا کے قلم سے مرزائیت کی تردید میں بہت اہم مباحث کا اجمالی ذکر آیا ہے۔ (صفحات: ۹۰' سن اشاعت ۱۹۷۴ء)

سید عبدالحنان شاہ فی ذمۃ اللہ

جناب مولانا عبدالرحیم ثاقب سموں

دینی وجماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ ابھی جماعت مایہ ناز علمی شخصیتوں مولانا عبدالحمید ازہر اور مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کے یکے بعد دیگرے داغ مفارقت دینے کے صدمہ سے پار ہی نہ ہو پائی تھی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے نائب امیر، جمعیۃ الھدیٰ الخیریۃ کے سربراہ سید عبدالحنان شاہ صاحب مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں علماء ومشائخ کا ایک جم غفیر شریک ہوا۔ مولانا مبشر احمد مدنی، میاں محمد جمیل، حافظ عبدالقادر روپڑی، شیخ ابراہیم میر محمدی، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، حافظ احمد شاکر رحمہ اللہ جیسی شخصیات سمیت لوگوں کی کثیر تعداد نے جنازہ میں شرکت کی۔ قاری عزیر صاحب نے نماز جنازہ سے پہلے آپ کی دینی، سماجی ورفاہی خدمات کا تذکرہ کیا اور آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی ورفاہی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور ان کی بشری خطاؤں کو معاف کرے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔

میری شاہ صاحب رحمہ اللہ سے ۲۰۱۱ میں اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ سندھ میں طوفانی بارشوں سے ہونے والے نقصان اور تباہی کی داستانیں سن کر ان علاقوں میں خدمت وعلاج لیکر حاضر ہوئے۔ طوفانی بارشوں کے باعث سندھ کے تمام بڑے شہر تالاب بنے ہوئے تھے۔ میر پور خاص اور سانگھڑ سے تھر پارکر کے ٹیلوں تک خشک جگہ ڈھونڈنے کو نہ ملتی تھی۔ لوگ کھلے آسمان تلے بے سہارا دن ورات بسر کرنے پر مجبور تھے۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ حکومت بھی بے بس نظر آرہی تھی۔ اس وقت سب سے پہلے آرمی نے ایمرجنسی میں کام کیا بعد ازاں غیر سرکاری تنظیمیں میدان عمل میں آئیں جن میں جمعیۃ الھدیٰ الخیریۃ بلوچستان کے سربراہ سید عبدالحنان شاہ صاحب رحمہ اللہ کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ میر پور خاص سے تھر پارکر تک ایک سمندر تھا جہاں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد ہر لمحے موت کے منتظر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں اب بھی دانہ پانی لکھا تھا اور ان کی خوش قسمتی تھی کہ وہاں سب سے پہلے سید عبدالحنان شاہ صاحب رحمہ اللہ اپنی پوری ٹیم کے ساتھ پہنچے، خیمہ بستیاں قائم کیں، کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے افراد کو سائبان دیا اور انہیں خشک راشن بھیج کر بھوکے پیاسے افراد کے منہ میں لقمہ ڈالا۔ پھر ان کے علاج معالجہ کے لیے ساجد میر فری موبائل میڈیکل سروس کے ذریعے

شاہ صاحب رحمہ اللہ ذاتی طور پر اپنی ٹیم کے ساتھ پانی کے کنوؤں کی کھدائی، روٹر پمپ، ہینڈ پمپ کی تنصیب ومختلف امراض میں مبتلا مریضوں کے علاج اور بھوک مٹانے کے لیے راشن تقسیم کرنے کی خود نگرانی کرتے رہے۔

کیمپ لگائے۔ سید عبدالحنان شاہ صاحب رحمہ اللہ ایک طلسماتی شخصیت کے مالک تھے جس نے خود کو اللہ کے بندوں سے پیار کرنے کی دولت حاصل کرنے کے لیے وقف کر دیا تھا۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ کی جمعیت الھدیٰ بلوچستان بھی مخلوق خدا کے درد وغم سے رستے زخموں کو اپنائیت اور خلوص کے مرہم سے مندمل کرنے کے لیے سیلاب اور قحط زدگان کے لیے راشن وپینے کے صاف پانی اور عبادت خدا کے لیے مساجد کا بندوبست کرتی رہی۔ تھر پارکر کے دور دراز دیہاتوں کی غریب بستیوں میں جا جا کر مفت خدمت، علاج ومعالجہ کا بندوبست کرنا ان کی اولین ترجیح تھی۔ میں شاہ صاحب رحمہ اللہ کے بالخصوص تھر پارکر کے لیے کیے گئے اقدامات کا تذکرہ کروں گا۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ ذاتی طور پر اپنی ٹیم کے ساتھ پانی کے کنوؤں کی کھدائی، روٹر پمپ، ہینڈ پمپ کی تنصیب ومختلف امراض میں مبتلا مریضوں کے علاج اور بھوک مٹانے کے لیے راشن تقسیم کرنے کی خود نگرانی کرتے رہے۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے تھر پارکر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تھر پارکر کے امیر مولانا محمد حسن سموں حفظہ اللہ کے ساتھ مل کر یہاں پر پینے کے صاف پانی کے پروجکٹس شروع کیے۔ سیلاب سے متاثرہ احباب کو مساجد کی تعمیر میں کافی دقت تھی، شاہ صاحب رحمہ اللہ نے احباب کی ان مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے تھر پارکر میں کافی ساری مساجد تعمیر کرائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

[مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ]

یقیناً شاہ صاحب رحمہ اللہ کے لیے یہ صدقہ جاریہ ہیں جب تک مساجد سے اذانیں بلند ہوتی رہیں گی، جب تک مصلین نماز ادا کرتے رہیں گے شاہ صاحب رحمہ اللہ کے اکاؤنٹ میں نیکیاں جمع ہوتی رہیں گی۔ ان شاء اللہ!

نوکوٹ تھر پارکر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ایک مثالی ادارہ جامعہ دارالعلوم السلفیہ ایک وسیع پلاٹ پر تعمیرات کی توجہ کا مرکز رہا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے شاہ صاحب رحمہ اللہ کو جنہوں نے انتظامیہ کی درخواست پر ایک بہترین مرکز تعمیر کر کے طلبہ واساتذہ واحباب کی دعاؤں کے مستحق ٹھہرے۔ تھر پارکر کے ضلعی ہیڈ کوارٹر مٹھی میں بھی ایک مرکز تعمیر کروایا۔ یقیناً یہ تمام کام شاہ صاحبؒ کے میزان حسنات میں ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ شاہ صاحب مرحوم تھر پارکر کے احباب سے محبت بھی کیا کرتے تھے کیونکہ یہ علاقہ حضرت سید علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی کی دعوت کا مرکز رہا۔ ان کے بیٹے سید نوراللہ شاہ الراشدی سید عبدالحنان شاہ صاحب کے کلاس فیلو تھے، اللہ تعالیٰ نے علاقہ تھر پارکر کو شاہ بدیع الدین کے بعد سید عبدالحنان شاہ صاحبؒ عطا کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے عوام کی خدمت کے ساتھ ساتھ مسلک اہل حدیث کا بھی بڑا تعارف کرایا۔ آپ نے مختلف گاؤں میں مسجدیں، ہینڈ پمپز، روٹرز، افطار الصائم، عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی۔ محض رضاء الٰہی کے حصول

کے لیے کیے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے جب آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ رک جاتا ہے مگر تین کام ایسے ہیں جن کا ثواب فوتگی کے بعد بھی ملتا رہتا ہے: صدقہ جاریہ' نیک اولاد' علم۔ حدیث نبوی ﷺ کے حکم کے مطابق جب تک یہ مساجد ومحراب قائم ہیں' ائمہ وخطباء وقراء توحید وسنت کا پیغام سناتے رہیں گے اور جب تک حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی ندا بلند ہوتی رہے گی' جب تک مساجد ومدارس کا وجود برقرار رہے گا' ان سے قرآن وحدیث کی ندائیں بلند ہوتی رہیں گی' ان سے علماء وحفاظ وقراء کرام پیدا ہوتے رہیں گے' جب تک لگائے گئے کنویں' ہینڈ پمپ سے مخلوق خدا فیضیاب ہوتی رہے گی تب تک اللہ تعالیٰ شاہ صاحبؒ کے اس نیک عمل کے بدلے ثواب بے حساب دیتا رہے گا۔ ان شاء اللہ!

دوام صرف حی وقیوم کی صفت ہے' ہر ذی روح کو موت کا کڑوا ذائقہ بادل نخواستہ ایک نہ ایک دن چکھنا ہے۔ فنایت کا ازل سے اصول رہا ہے کہ اس سرزمین سے کتنے انبیاء ورسل' ولی اللہ ومشائخ موت کی آغوش میں آتے رہے' ہر شخص اپنے ذمہ لگے کام مکمل کر کے سفر آخرت کا راہی بن جاتا ہے۔ اسی سفر آخرت پر سفر کرتے ہوئے ۵ فروری ۲۰۱۶ء ہفتہ کی شام قضاء الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے حقیقی اور روحانی اولاد کو الوداع کر کے

﴿يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾

کی آواز پر لبیک کہہ کر چل دیئے انا للہ وانا الیہ راجعون، اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

اس طرح جمعیۃ الھدیٰ الخیریۃ بلوچستان کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری اپنے بیٹوں اور شاگردوں کے حوالے کر دی۔ اللہ رب العزت سے پرخلوص دعا ہے کہ شاہ صاحب کا لگایا ہوا پودا اسی آب وتاب سے شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمات کو آگے بڑھائے اور ان کے بیٹے سید اسداللہ وسید عبدالرحمٰن اور ان کے داماد سید نعمان شاہ صاحب اور سید فہد شاہ صاحب' سید عتیق الرحمٰن شاہ صاحب ودیگر لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے' آمین یارب العالمین!

.....

طب وصحت

موسم بہار کے امراض

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما اختتام پذیر ہونے کے بعد موسم بہار پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ یہ موسم ہمارے ہاں مارچ اپریل میں ہوتا ہے۔ دن اور رات برابر ہیں۔ ہر سو پھولوں کی مہک ہے۔ باغوں میں چہل پہل نظر آتی ہے اور ایک عجب خوشگواری کا احساس ہوتا ہے مگر اس کے باوجود بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے لیے موسم تبدیل ہونے کے ایام اور خصوصاً موسم بہار بڑا اذیت ناک ہوتا ہے۔ الرجک دمے کے مریض ایسے ہی لوگوں میں شامل ہیں۔

دنیا میں اس وقت ایک سے ڈیڑھ کروڑ افراد دمہ جیسے موذی امراض کا شکار ہیں اور ان کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر جن لوگوں کو الرجک دمہ ہے ان کے لیے یہ خوشگوار موسم ناخوشگواری کا پیغام لے آتا ہے کیونکہ بہار کے ایام ان کے لیے وبال بن جاتے ہیں۔ سانس لیتے وقت شدید مشکل پیش آتی ہے، دم گھٹتا ہے اور سینے میں جکڑن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی کھانسی ہوتی ہے اور زور لگا کر سانس خارج کرنا پڑتا ہے۔ جوں جوں موسم بہار ختم ہوتا اور گرمی اپنا اثر دکھانا شروع کرتی ہے ایسے ایسے لوگوں کی طبیعت بحال ہوتی جاتی ہے۔

الرجک دمہ: الرجک دمہ ہر عمر کے افراد کو ہو سکتا ہے، الرجک دمہ کسی خاص چیز کی الرجی سے ہوتا ہے۔ جس چیز سے الرجی ہو کر دمہ ہوتا ہے اسے حساسیہ یا الرجن (Allergen) کہتے ہیں۔ مثلاً گائے کا گوشت، دودھ، چاول وغیرہ کیونکہ بعض افراد کو ان کے باعث الرجک دمہ ہو جاتا ہے۔ دودھ پیتے بچے کو گھر کے اندر کی اشیاء سے الرجی ہو جاتی ہے۔ مثلاً بستر، دریوں، قالین، صوفوں کے گردوغبار، جانوروں کے پر وغیرہ۔ اسی طرح سرد ہوا، خشک موسم، ماحولیاتی اور فضائی آلودگی، فضا میں دھویں، کیسول، امرطوب آب وہوا سے بھی حساس افراد کو الرجک دمہ ہو جاتا ہے۔

موسم بہار میں الرجک دمہ: موسم بہار میں پھولوں، گھاس اور پودوں کا زیرہ فضا میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ باریک ذرے (بیرونی مادے) سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچ کر سوزش اور ورم پیدا کرتے ہیں جس سے سانس کی نالیاں تنگ ہونے سے سانس گزرنے میں دقت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ موسم کا سرد خشک ہونا بھی اس کا سبب بن جاتا ہے۔ اس طرح سے بیرونی مادوں سے ہونے والے دمے کو الرجک دمہ کہتے ہیں جو یہ موسم ختم ہونے اور فضا کے صاف ہونے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر: صبح نماز فجر کے بعد کھلے میدان میں آدھے گھنٹے تک لمبے لمبے سانس لیجئے۔ گھر کی صفائی پر خصوصی توجہ دیں، گردوغبار سے محفوظ رہیں' کھٹی اور تیل والی اشیاء سے احتیاط کریں۔ مقوی غذاؤں کا استعمال زیادہ کریں۔

دوائی تدبیر: شہید پاکستان حکیم حافظ محمد سعیدؒ نے کافی مریضوں کو یہ نسخہ تجویز کیا اور راقم نے بھی اسے معمول مطب بنا رکھا ہے، یہ کافی مؤثر ثابت ہوتا ہے:

تخم میتھی (میتھی دانے) چھ گرام، خولنجان چھ گرام، برگ تلسی چھ گرام، تینوں چیزیں آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر چھان کر نہار منہ پندرہ یوم پی لیں۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی' مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

ضروری وضاحت

ہفت روزہ اہل حدیث کے شمارہ نمبر 10 سال 2016ء میں شائع ہونے والا مضمون ''پردہ.....عفت وغیرت کا محافظ'' جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری کا تحریر کردہ ہے۔ چونکہ ان کے نام سے ایک اور مضمون' اسی شمارے میں تھا' اس لیے یہ مضمون (ان کے بیٹے کے نام کی مناسبت سے) ''ابواحسان الٰہی پسروری'' کے نام کے ساتھ شائع کیا گیا۔ عام لوگوں کی کنفیوژن دور کرنے کے لیے' وضاحت کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

سالانہ امتحانات

جامعہ تعلیمات اسلامیہ سے ملحقہ مدارس کے تعلیمی سال برائے 1437ھ کے سالانہ امتحانات مؤرخہ 21 تا 26 مئی 2016ء کو منعقد ہوں گے۔ ان شاء اللہ! تفصیلی ڈیٹ شیٹ عنقریب ارسال کر دی جائے گی۔

جامعہ سٹریٹ (بالمقابل ستارہ ٹیکسٹائل) سرگودھا روڈ فیصل آباد
0321-9667350-041-8847910-11

شعائر اللہ کا مفہوم و مقصود

جناب ڈاکٹر عبدالرزاق ستار

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج: ۳۲)

''اور جو اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔''

شعائر..... یہ لفظ شعیرہ کی جمع ہے اور اس کا معنی علامت' نشانی' مظہر یعنی جو کسی حقیقت کا احساس دلانے والی اور اس کا مظہر اور نشان ہو۔ اصطلاح دین میں اس سے مراد شریعت کے وہ مظاہر ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے کسی معنوی حقیقت کا شعور پیدا کرنے کے لیے بطور ایک نشان اور علامت کے مقرر کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے حقائق کے تعلق سے یہ مظاہر بھی تقدیس کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ مثلاً قربانی حقیقت اسلام کا ایک مظہر ہے۔ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو بالکلیہ اپنے رب کے حوالے کر دے' اپنی کسی محبوب سے محبوب چیز سے بھی دریغ نہ کرے۔ اس حقیقت کا عملی مظاہرہ جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کر کے فرمایا وہ تاریخ انسانی کا ایک بے نظیر واقعہ ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی یادگار میں جانوروں کی قربانی کو ایک شعیرہ کے طور پر مقرر فرما دیا تا کہ اس کے ذریعے سے لوگوں کے اندر اسلام کی اصل حقیقت برابر تازہ ہوتی رہے۔

اسی طرح حجر اسود بھی ایک شعیرہ ہے۔ یہ پتھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے اس روایت کا ایک نشان ہے کہ اس کو بوسہ دے کر یا اس کو ہاتھ لگا کر بندہ اپنے رب کے ساتھ اپنے عہد بندگی اور اپنے میثاق اطاعت کی تجدید کرتا ہے۔

اسی طرح جمرات بھی شعائر اللہ ہیں' یہ نشانات اس لیے قائم کیے گئے ہیں کہ حجاج ان پر کنکریاں مار کر اپنے اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بیت اللہ کے دشمنوں اور اسلام کے دشمنوں پر خواہ وہ ابلیس کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ہوں یا انسانوں کے کسی گروہ سے' ان کے خلاف جہاد کے لیے ہر وقت مستعد ہیں۔

علی ہذا القیاس بیت اللہ بھی ایک شعیرہ ہے بلکہ سب سے بڑا شعیرہ ہے جو پوری امت کا قبلہ ہے۔ اس کے ارد گرد طواف کر کے' اپنی نمازوں اور اپنے تمام سجدوں کا اس کو قبلہ قرار دے کر ہم اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ جس خدا واحد کی عبادت کے لیے یہ گھر تعمیر ہوا ہم اسی کے بندے' اسی کی طرف رخ کرنے والے' اسی کی عبادت گاہ اور اسی کی شمع توحید پر پروانہ وار نثار ہیں۔

اسی طرح صفا اور مروہ بھی اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں۔ ان کے شعائر میں سے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہی دونوں پہاڑیوں کے درمیان سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے لیے پانی کی تلاش میں تگ و دو اور جد و جہد کی تھی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾

''بیشک صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔''

انہی شعائر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج: ۳۲)

اب مسئلہ یہ ہے کہ ان شعائر کے ذریعے سے شرک کے دروازے کیسے کھلے؟ لہٰذا ان شعائر کے متعلق تین اصولی باتیں ملاحظہ فرمائیں:

① یہ شعائر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ ہیں' کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے طور پر کسی چیز کو دین کے شعائر میں سے قرار دے یا جو چیز شعائر میں شامل ہے اس کو شعائر کی فہرست سے خارج کر دے۔ دین میں اس قسم کے من مانے تصرفات سے شرک و بدعت کی راہیں کھلتی ہیں۔ جن قوموں نے اپنی مرضی سے شعائر قرار دیے تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اسی طرح شرک و بدعت اور بت پرستی کی راہیں کھول دیں۔ مثلاً تفسیر نور العرفان میں مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی شعائر اللہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''بزرگوں کی قبریں بھی شعائر اللہ ہیں اور جن لوگوں کو اللہ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ سب شعائر اللہ ہیں۔''

② دوسری بات جس طرح شعائر اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں اسی طرح اسلام میں ان شعائر کی تعظیم کی حدود بھی خدا اور رسول کی مقرر کردہ ہیں جس شعیرہ کی تعظیم کی جو شکل شریعت میں ٹھہرا دی گئی ہے وہ ہی اس حقیقت کے اظہار کی واحد شکل ہے جو اس شعیرہ کے اندر مضمر ہے' اس سے سرمو انحراف نہ صرف اس شعیرہ کی حقیقت سے انسان کو محروم کر دینے والی بات ہے بلکہ اس سے شرک و بدعت کے دروازے بھی کھل سکتے ہیں۔ مثلاً حجر اسود ایک شعیرہ ہے اس کی تعظیم کے لیے حالت طواف میں بوسہ دینے یا اس کو ہاتھ لگا کر یا اشارہ کرنے کی صورتیں اسلام نے خود مقرر کی ہیں۔ اگر کوئی آدمی تعظیم کا طریقہ نیا نکالے۔ مثلاً حجر اسود کو سجدہ کرے' نذر و نیاز پیش کرے' پھول نچھاور کرے' ایسا کرنے سے شرک و بدعت میں مبتلا ہو جائے گا۔

③ ان شعائر میں اصل مطمع نظر وہ حقیقتیں ہوا کرتی ہیں جو ان کے اندر پوشیدہ ہوا کرتی ہیں' ان حقیقتوں کے اظہار کے لیے یہ شعائر گویا قالب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے ملت کی زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری کام یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں یہ حقائق برابر زندہ اور تازہ رکھے جائیں۔ اگر یہ اہتمام سرد پڑ جائے تو دین کی اصل روح نکل جاتی ہے صرف قالب باقی رہ جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی اصل توجہ صرف قالب پر مرکوز ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دین صرف ایک مجموعہ رسوم بن کے رہ جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ حاجی طواف کے دوران نہایت خشوع و خضوع سے اپنی فقیری اللہ کے سامنے رکھے اور اپنے دل کی صلاحیت اور اپنے حال کی ہدایت اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔ ثابت قدمی' نیکی فلاح اور بہبودی کی دعا مانگے کہ اللہ اسے گناہوں اور برائیوں کی تنگیوں سے ہٹا کر غفران اور نیکی کی توفیق بخشے جس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے ماں ہاجرہ نے التجا کی اور اللہ نے قبول فرمائی اور ہمیشہ کے لیے آب زمزم کا فیض جاری کر دیا۔ (ابن کثیر: ۲/۲' ص ۲۱۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں شعائر اللہ کی حرمت اور مقصود سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

.....

مصطفیٰ کمال کی پریس کانفرنس الطاف حسین کے خلاف FIR ہے۔ پروفیسر ساجد میر

الزامات پر تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہیں اتنے سال سچ چھپانے پر قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مصطفیٰ کمال کی پریس کانفرنس الطاف حسین کے خلاف ایف آئی آر ہے۔ الزامات پر تحقیقیات ہونی چاہئیں۔ انہیں اتنے سال سچ چھپانے پر قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ایم کیو ایم کے باقی ارکان بھی ہمت دکھائیں اور سچ بول دیں۔ کراچی کے امن کو تار تار کرنے والوں کو نشان عبرت بنا دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مصطفیٰ کمال کی پریس کانفرنس سے کراچی آپریشن پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کا مقام یہ بھی ہے کہ سیاسی جماعتیں ایم کیو ایم کے ہاتھوں بلیک میل بھی ہوتی رہیں۔ کراچی کے امن پر سمجھوتے ہوتے رہے۔ تاریخ میں پہلی بار کراچی کو سنجیدہ لیا گیا ہے۔ سیاسی و عسکری قیادت ایک صفحے پر نہ ہوتے تو آج کراچی میں امن بحال نہ ہوتا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ مستقل قیام امن کے لیے کراچی آپریشن جاری رہنا چاہیے۔

اہل حدیث نے تحفظ خواتین بل کو مسترد کر دیا۔ علامہ عبدالعزیز حنیف

علمائے اہلحدیث نے متفقہ طور پر تحفظ خواتین بل کو مسترد کرتے ہوئے اسے خلاف شریعت قرار دیا ہے۔ اجلاس میں حافظ مقصود احمد، علامہ عبدالعزیز حنیف، ڈاکٹر فضل الٰہی، ڈاکٹر سہیل حسن، مولانا عبدالرؤف، قاری عبدالرحمٰن حامد، حافظ سجاد الٰہی، قاری عبداللطیف ساجد، صاحبزادہ ابوبکر صدیق عزیز، مولانا حفیظ الرحمٰن، حافظ عابد رشید، ڈاکٹر امجد حیات، پروفیسر عنایت اللہ مدنی، سید ارشد شاہ، خالد سیال، ڈاکٹر عبدالغفار شاہ بخاری، چوہدری محمد یوسف سلفی، حافظ محمد الیاس چوہدری، قاری ظہیر احمد ہزاروی، ڈاکٹر حماد الٰہی اور ایم این اے سلفی نے شرکت کی۔ انہوں نے تشویش کا اظہار کیا کہ مسلم لیگ ن غلط راستے کی طرف چل نکلی ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ حکومت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ یہ بل خواتین کے تحفظ کا نہیں بلکہ مغربی افکار و ثقافت کے تحفظ کا ہے۔ مسلم لیگ ن ایک طرف اسلام کا نام لیتی ہے اور دوسری طرف اسلامی قوانین کا مذاق اڑا رہی ہے۔ علمائے کرام حکومت کی غلط پالیسیوں پر خاموش نہیں رہ سکتے۔ مسلم لیگ ن کو اپنے ماضی سے سبق سیکھنا چاہیے، ماضی کی غلطیوں کو دہرانا اور شریعت سے ٹکرانا عقلمندی نہیں۔ خواتین بل انارکی کا باعث ہے اور برائی کو قانونی تحفظ دینے کی کوشش ہے۔ علماء نے مطالبہ کیا کہ تحفظ خواتین بل فوراً واپس لیا جائے۔

وزیر اعظم نواز شریف کے دورہ سعودی عرب کا خیر مقدم

حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے ریجنل چیئرمین حافظ شفیق کاشف نے وزیر اعظم نواز شریف کے دورہ سعودی عرب کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کا دورہ دونوں برادر اسلامی ممالک کے درمیان معاشی و اقتصادی و عسکری تعاون میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کو سعودی عرب میں موجود 2 ملین سے زائد پاکستانیوں کے مسائل کے حل کے لیے بھی سعودی حکام سے بات کرنی چاہیے۔ دو ہزار سے زائد پاکستانی شہری معمولی نوعیت کے الزامات کے تحت سعودی عرب کی جیلوں میں پڑے ہیں جس پر وزارت داخلہ و خارجہ کی خاموشی افسوس ناک ہے۔ وزیر اعظم ان پاکستانیوں کی وطن واپسی کے لیے اقدامات کریں اور پاکستان کے حج کوٹے میں اضافہ کا مطالبہ بھی کرنا چاہیے کیوں کہ 2008 کے بعد پاکستان کے حج کوٹے میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کی عمرہ کمپنیوں کی طرف سے پاکستانی عمرہ کمپنیوں کو جو مسائل درپیش ہیں ان سے ہر سال عازمین عمرہ متاثر ہوتے ہیں اور یہ سارے مسائل وزیر اعظم کے علم میں ہیں اس پر بھی تحفظات کا اظہار کرنا چاہیے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستان اور سعودی عرب مشرق وسطی میں دہشت گردی کے خاتمے، امن کے قیام اور اسلامی ممالک میں تعمیر و ترقی کے لیے مثبت کردار ادا کرنے پر متفق ہونگے۔

دعوت و تبلیغ کا ایمان افروز اجتماع

اللہ پاک نے بڑا فضل فرمایا کہ دعوت و تبلیغ کی محنت کو امت مسلمہ اپنی زندگی کا مقصد بنالے اس مقصد کے حصول کے لیے مؤرخہ 24، 25، 26 فروری 2016ء بدھ جمعرات جمعہ کو تبلیغی مرکز مسجد محمد رسول اللہ نمبر مارکیٹ (نزد عالم چوک) گوجرانوالہ میں تین روزہ اجتماع منعقد ہوا۔ ☆ اجتماع میں بیانات فجر سے لے کر عشاء تک ہوتے رہے۔ ☆ تمام شرکاء اجتماع کو اللہ کا مہمان سمجھتے ہوئے ان کی 3 دن ضیافت کی گئی۔ ☆ 15 اضلاع اور 40 بستیوں کے لوگ اجتماع میں شریک ہوئے۔ ☆ اجتماع سے 2 جماعتیں عشرہ کی اور ایک سہ روزہ کی جماعت تیار ہوئی جن کی فیصل آباد نارووال اور نارنگ منڈی کے علاقے میں تشکیل ہوئی۔ ☆ اجتماع میں شریک مجمع دن کو دعوت الی اللہ، تعلیم دین، ذکر و عبادت اور خدمت کے اعمال میں شریک رہا اور رات کو تہجد، دعا، تلاوت اور ذکر میں اپنے اوقات کو قیمتی بناتا رہا۔ ☆ علماء کی ایک بہت بڑی تعداد اس اجتماع میں شریک ہوئی۔ ☆ جن جماعتوں کا وقت چالیس دن دس دس دن پورا ہوا تھا ان کو اپنے گھروں میں واپسی سے پہلے اپنے مقام پر کام کرنے کی ضروری ہدایات دے کر روانہ کیا گیا۔ ☆ اجتماع کی آخری نشست خطبہ جمعۃ المبارک کی نشست تھی۔ یہ خطبہ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد الیاس اثری نے ارشاد فرمایا۔

رپورٹ: سیف اللہ مغل حافظ آبادی

اخبار الجماعۃ

سکھر میں قرآن وسنت کانفرنسیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث سکھر کے زیر اہتمام چار روزہ قرآن وسنت کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ پہلا پروگرام 19 فروری 2016ء بروز جمعہ جامع مسجد اہلحدیث پنوں عاقل میں مولانا محمد اسلم فانی امیر تحصیل پنوں عاقل کی زیر صدارت ہوا۔ مولانا محمد عثمان امیر ضلع سکھر نے اپنے خطاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات کو اجاگر کیا۔ مولانا عبدالرحمٰن ثاقب ناظم تبلیغ صوبہ سندھ نے دعوت اہل حدیث' غازی اسلام رانا محمد شفیق خاں پسروری ایڈیشنل سیکرٹری مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے لقب اہل حدیث اور شیر اہل حدیث مولانا منظور احمد نے شان رسالت کے موضوع پر خطاب کیا۔ محمد صالح راجپوت کی طرف سے علماء کرام کے اعزاز میں ضیافت کا انتظام کیا گیا تھا۔

دوسرا پروگرام 20 فروری 2016ء بروز ہفتہ جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث شاہ خالد کالونی سکھر میں حاجی عبدالحنان بندھانی کی صدارت میں ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد عثمان نے سرانجام دیئے۔ مولانا عبدالرحمٰن ثاقب نے شان رسالت' مولانا محمد ابراہیم طارق ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ نے اہل حدیث کی خصوصیات' غازی اسلام رانا شفیق خاں پسروری نے خلافت راشدہ کے موضوع پر بڑا شاندار خطاب فرمایا۔ آخر میں شیر اہل حدیث مولانا منظور احمد نے خطاب فرمایا اور دعا خیر کی۔ اس موقع پر علماء کرام کے اعزاز میں رانا عبدالحفیظ ناظم مالیات ضلع سکھر نے پرتکلف عشائیہ دیا۔

تیسرا پروگرام 21 فروری 2016ء بروز اتوار جامع مسجد عمر بن خطاب اہل حدیث پڈعیدین ضلع نوشہرو فیروز میں ہوا۔ کانفرنس سے مولانا غلام نبی جلالانی' مولانا محمد عثمان' مولانا عبدالرحمٰن ثاقب' مولانا محمد ابراہیم طارق اور مولانا منظور احمد نے خطابات فرمائے۔

چوتھا پروگرام 22 فروری 2016ء بروز سوموار جامع مسجد محمدی اہل حدیث شہداد کوٹ میں ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اشفاق خطیب مسجد نے نبھائے' مولانا محمد عثمان' مولانا عبدالرحمٰن ثاقب اور مولانا منظور احمد نے خطاب کیا۔

رپورٹ: حافظ عمیر ثاقب' کارکن AYF پاکستان

سیرت سالگی کوئز کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس ٹبہ سلطان پور کے زیر اہتمام بتاریخ 26 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام مرکز محمدیہ اہل حدیث مرکزی جامع مسجد حقانی ٹبہ سلطان پور سیرت ساقیٔ کوثر کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ مقررین: علامہ طارق محمود یزدانی (گجرات) مولانا قاری سیف اللہ خالد چترو ڑگڑھی' حافظ محمد اقبال قصوری' مولانا قاری محمد اسماعیل عتیق ودیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ (نوٹ) مستورات کے لیے پردے کا انتظام ہوگا۔

(مولانا) محمد اشرف غیور مہتمم وانتظامیہ کمیٹی مسجد ہذا

سالانہ کانفرنس فیض پور

مرکز عثمان بن عفان اہل حدیث فیض پور تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں آٹھویں سالانہ کانفرنس بتاریخ 28 مارچ 2016ء بروز سوموار صبح دس بجے تا رات گئے خصوصی خطاب: پروفیسر علامہ محمد ابراہیم بھٹی' مفتی کفایت اللہ شاکر' رانا خلیق خاں پسروری' مولانا یوسف پسروری' مولانا سیف اللہ خالد چترو ڑگڑھی' مولانا فیصل افضل شیخ جنرل سیکرٹری AYF' اور دیگر علماء کرام تشریف لائیں گے۔ ان شاء اللہ!

خواجہ قاری عبدالحفیظ صدیقی' مہتمم مرکز ہذا و قاری محمد وسیم مقبول جوئیہ

عظمت قرآن کانفرنس

بتاریخ 21 مارچ بروز سوموار بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ نزد سیرگاہ پاکپتن۔ مقررین: حضرت مولانا عبدالمنان راسخ' مولانا عبدالجبار سلفی' مولانا محی الدین کنگن پوری۔

منجانب: قاری محمد شکیل امیر سٹی پاکپتن

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد عمر اہل حدیث فیروز وٹواں میں 4 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا راشد محمود آف نارنگ منڈی نے عقیدہ توحید پر پڑھایا۔ جمعہ' حاضری اور انتظامات کے لحاظ سے کامیاب رہا۔ مسجد ہذا میں 18 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا ناصر عباسی ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: (مولانا) عبدالوحید ربانی (مانانوالہ)

ضرورت رشتہ

شادی شدہ حافظ قرآن کے لیے کنواری' مطلقہ حافظہ/ عالمہ کا رشتہ مطلوب ہے جو مدرسہ کے انتظامی وتدریسی فرائض سرانجام دے سکے۔

رابطہ: ڈاکٹر عباس طور تاندلیانوالہ 0340-1748782

چالیسویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس

بتاریخ 8 اپریل 2016ء بروز جمعۃ المبارک بمقام مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث (المعروف علامہ محمد یوسف ضیاء والی) قلعہ دیدار سنگھ' مقررین: حافظ عبدالعلیم یزدانی' قاری محمد حنیف ربانی' رانا محمد شفیق خاں پسروری' ابوبکر سلطان یزدانی' خطبہ جمعۃ المبارک: قاری سرفراز حیدر (جوہر آباد)

منجانب: صاحبزادہ داود ضیاء' خطیب جامع مسجد ہذا

مولانا محمد اسماعیل ساجد کی سعودی عرب روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جام پور کے ناظم جناب مولانا محمد اسماعیل ساجد مع فیملی سعادت عمرہ کے لیے سعودی عرب روانہ ہوگئے۔ ملتان ایئرپورٹ پر عزیز واقارب واحباب جماعت نے انہیں رخصت کیا۔ مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ قیام کے دوران احباب وشیوخ سے ملاقاتیں بھی کریں گے۔ 20 مارچ کو واپسی ہوگی۔ ان شاء اللہ!

منجانب: محمد عثمان سیکرٹری اطلاعات' جام پور

جلسہ برائے خواتین

ولی کامل میاں محمد باقر رحمہ اللہ کی عظیم علمی یادگار دارالمدارس جامعہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو کا جلسہ برائے خواتین بتاریخ 27 مارچ 2016ء اتوار صبح 8 بجے تا شام نماز جاری رہے گا جس میں ملک بھر سے مبلغات تشریف لائیں گے۔ خواتین جوق در جوق شرکت فرمائیں۔

حاجی محمد عبداللہ عتیق' ناظم جامعہ ہذا'

ابوالاحتشام حمزہ طور ناظم نشر واشاعت جامعہ ہذا

0340-7741260

خطبہ جمعۃ المبارک

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک 112 علی آباد تحصیل سانگلہ ہل ضلع ننکانہ میں مولانا قاری شفیق الرحمٰن نے 4 مارچ کا خطبہ جمعہ شانِ رسالت مآب ﷺ پر پڑھایا۔ دریں اثنا آپ نے نام نہاد خواتین ہل کی پرزور الفاظ میں مذمت کی اور اسے مسترد کرنے کا مطالبہ کیا۔

منجانب: عبدالمنان واہلہ' عبدالغفور واہلہ چک ہذا

عمرہ پر روانگی

مولانا زبیر محمود مغل امیر ضلع بھکر عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب روانہ ہوگئے۔ وہ مناسک عمرہ کے ساتھ احباب سے ملاقاتیں کریں گے۔ ان کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر محمد شفیق قائمقام امیر ہوں گے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث و AYF عارفوالہ کا اجلاس

مؤرخہ 6 مارچ 2016ء بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث و AYF کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت امیر ضلع قاری یحییٰ صابر جامعہ صدیقیہ میں ہوا۔ نظامت کے فرائض ناظم تحصیل قاری حکیم محمد بلال شہزاد نے انجام دیئے اور قاری عرفان نے تلاوت فرمائی۔ نائب امیر ماسٹر علی اصغر اور ناظم تبلیغ حافظ عبدالعزیز ربانی نے جماعتی نظم ونسق اور فرائض تبلیغ کے موضوع پر انتہائی پرمغز گفتگو فرمائی اور کہا کہ جماعت اور سلف کا اصل مقصد ہی دعوت وتبلیغ ہے۔ قاری بلال شاد اور ثناء اللہ ثاقب نے کہا کہ اہل حدیث یوتھ فورس جماعت کی ذیلی تنظیم ہے اور جماعت کی قیادت پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتی ہے۔ ☆ اجلاس میں تحفظ نسواں بل کی بھرپور مخالفت کی گئی اور امیر محترم کے اس بل کے خلاف جرأت مندانہ بیان کو سراہا گیا۔ ☆ مارچ میں ہونے والے پروگرام حسب ذیل ہیں: (۱) مؤرخہ 12 مارچ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ محلہ لطیف آباد عارف والہ مقرر حافظ عبدالعزیز ربانی۔ (۲) مؤرخہ 26 مارچ بعد نماز مغرب 62/E.B مقرر مولانا علی اصغر۔ (۳) مؤرخہ 19 مارچ بعد نماز مغرب 123/E.B مقرر الشیخ ساجد الرحمٰن ایم اے۔ (۴) مؤرخہ 27 مارچ بعد نماز مغرب حسن آرائیں (لاہوریاں) مقرر مولانا عبداللہ شعبان۔ (۵) مؤرخہ 29 مارچ بعد نماز عشاء 105/E.B مقررین حافظ یوسف پسروری، رانا خلیق پسروری، مفتی کفایت اللہ۔ (۶) مؤرخہ 15 مارچ بعد نماز عشاء 359/E.B مقررین حافظ یوسف پسروری، مولانا نواز چیمہ۔

شعبہ نشر واشاعت مرکزی جمعیت و AYF تحصیل عارفوالہ

ماہانہ درس قرآن

دارالعلوم تقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ 4 شیش محل روڈ لاہور، ماہانہ درس قرآن بتاریخ 21 مارچ بروز پیر بعد نماز مغرب جناب پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں (پونچھ روڈ لاہور) ارشاد فرمائیں گے۔ مستورات کے لیے پردہ اور شرکاء کے لیے ضیافت کا انتظام ہوگا۔ ان شاء اللہ!

منجانب: سید جنید غزنوی، مہتمم دارالعلوم ہذا

انتقال پرملال

گذشتہ دنوں گول مسجد اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی کے منتظم امجد عزیز صاحب کے والد محترم رضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم سادہ طبیعت، خوش اخلاق اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں احباب جماعت اور اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری کوتاہیوں سے درگزر، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر واشاعت تحصیل سیالکوٹ

محمد سلیمان رحمانی کو صدمہ

گذشتہ دنوں جامع مسجد فاطمۃ الزہراءؓ اہل حدیث محلہ گوبند پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بانی ومتولی جناب محمد سلیمان رحمانی اپنی والدہ محترمہ اور اپنی اہلیہ کے ہمراہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب گئے۔ عمرہ کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی ان کی والدہ محترمہ وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کو وہیں جنۃ المعلیٰ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی ادا کی گئی۔ مرحومہ انتہائی پارسا، نیک دل اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت تامہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین!

شریک غم: سعید ساجد، ہفت روزہ اہل حدیث لاہور

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لاالٰہ الااللہ

یکے از مطبوعات جامعہ شرعیہ، ٹوبہ
ماہنامہ التوحید
6/11
جمادی الثانی 1437ھ مارچ 2016ء
مدیر: برق التوحیدی

جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود، ممتاز قادری کی سزائے موت
علامہ ہم شرمندہ ہیں — برق التوحیدی
حنفی مغالطات کا تجزیہ — قسط نمبر 4 — ابن آمنہ
امام ابوحنیفہؒ کی برتری اور شہرت حنفیت کا جائزہ — قسط نمبر 51 — ابوحنیفہ المدنی
سالانہ زرتعاون ..... -/500 روپے | فی پرچہ ..... -/50 روپے

دفتر: جامعہ شرعیہ
شورکوٹ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
فون: 0301-7297173
046-2510471

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت
پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)
سپر سٹار
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

جوہر نایاب
جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔
بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔
قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

بارہ (12) کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے دینی و اصلاحی درج ذیل 12 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

- پیارے نبیؐ کی پیاری سنتیں
- پیارے نبیؐ کی پیاری نماز
- شادی بیاہ کے مسنون طریقے
- مسلک اہل حدیث پر ایک نظر
- مسنون رکعت تراویح
- طریقۂ طہارت وصلوٰۃ
- اثبات رفع الیدین
- مسائل رمضان المبارک
- آداب نماز
- مسائل زکوٰۃ
- قرآنی و مسنون دعائیں
- حرزِ اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور تبلیغ دین کو عام کریں۔

ادارہ ہذا کی طرف سے مسلک اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل فورکلر مدلل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ ملک کی تمام مساجد اہلحدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔

مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کے وعدے پر مکمل سیٹ بالکل مفت بھیجا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

نوٹ دینی لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ **رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔**

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طبلی
ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خرید میں نیز مرمت
کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔
نیا ئیں چوک زرسٹی کالج گوجرانوالہ
Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier
پروپرائیٹر محمد عثمان

چوک نیا ئیں زرسٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430
یونٹ، مائیک، ہارسٹینڈ اور حفاظتی سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
U.P.S امپورٹڈ بھی دستیاب ہیں۔

گولڈن
زمانہ کی آواز ہے
عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
مساجد کے لئے خصوصی رعایت
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک، ہارسٹینڈ اور حفاظتی سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
U.P.S امپورٹڈ بھی دستیاب ہیں۔
مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)
ناموں کافی ہے
فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا ئیں گوجرانوالہ
فون نمبرز 055-4212804,4226706-0300-6430029
محمد زیشان ربانی 0343-6007696

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے زیر اہتمام

بمقام جامع مسجد تقویٰ H بلاک وفاقی کالونی لاہور

25 مارچ 2016 کا

خطبہ جمعۃ المبارک

ان شاء اللہ

آغاز خطبہ 12:40

ارشاد فرمائیں گے

مفسر قرآن جناب محترم حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ

منجانب حافظ ممتاز حسین

خطیب مرکز ھذا

نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

ممبر ڈسٹرکٹ مساجد کمیٹی لاہور

0321-2222574

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذائی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور یرقانیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور زلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	حواس باختہ ہونا	منہ کے چھالے	ہچکی	خاموش جنون	تکسیر	بلڈ پریشر	السر
شقیقہ	سکتہ	منہ سے بدبو	شوگر	تلخ جنون	کیرہ	دل کا ڈوبنا	اماس
بے خوابی	اندھرا تا	رال بہنا	سوکڑا	اعضاء کا سن ہونا	دمہ	دل کا درد	دائمی قبض
نسیان	نظر کی کمزوری	لکنت	بول بستری	سرسام	تپ دق	دل کا دورہ	آنتوں کے زخم
سر چکرانا	بہرا پن	جلد کا پھٹنا	مرگی	ٹینشن	ٹی بی	دل کا والو بند ہونا	سنگر جنی
خواب میں ڈرنا	بند نزلہ	بھوک بند ہونا	رعشہ	کڑل پڑنا	کالی کھانسی	بھوک کی زیادتی	قولنج

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
1084227875092

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545119 9

رابطہ نمبر
0345-7545119
0313-7545119

www.hakeemkarimBhatti.com حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

بمقام
جامع مسجد محمدی اہلحدیث اڈا متھراداس
کوٹ رادھا کشن روڈ
ضلع قصور

مہمانان خصوصی
حاجی علی احمد جٹ صاحب
چوہدری محمد آصف لکھا جٹ صاحب

آج سیکرٹری
حضرت مولانا محمد حسین سلفی
مدرس جامعہ ابن تیمیہ

زیر نگرانی
محترم و مکرم جناب قاری محمد زبیر راشد صاحب آف لاہور

منتظم اعلیٰ
ان شاء اللہ

جناب محترم محمد محمود الحسن صاحب حفظہ اللہ
آف مظفر آباد

صاحبزادہ عمیر زبیر آف رائیونڈ
نظم

عظیم الشان تین روزہ کانفرنس

زیر سایہ

20 مارچ بروز اتوار

بعد از عشاء

تلاوت قرآن مجید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جناب محترم قاری غلام اللہ صاحب
امام مسجد مبارک پبلک سکول

جناب محترم حافظ ابو ہریرہ صاحب
آف لاہور

جناب موذن محمد ریاض مولوی صاحب
متھراداس

حافظ محمد آصف اسلم پھولنگر
حافظ محمد وقاص جٹ
محمد آصف عرف بلا جٹ
چوہدری محمد زبیر دکاندار

مقررین

جناب محترم
حضرت مولانا عبدالرزاق ملیانی صاحب حفظہ اللہ
خطیب گوجرانوالہ

فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا محمد حنیف بلالی صاحب حفظہ اللہ
کاموکی

زینت القراء
محترم جناب نعیم الرحمن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
شیخوپوری

زیر صدارت
فضیلۃ الشیخ قاری محمد عمر صاحب حفظہ اللہ
خطیب انوار الحدیث پسرور

حضرت مولانا محمد ادریس جھنگوی صاحب
ناظم اعلیٰ جامعہ ابن تیمیہ

جناب محترم حافظ محمد زکریا صاحب
بن محمد عاصم صاحب
خطیب مسجد ہذا

مولوی محمد خادم
امام مسجد ہذا

مقامی علماء کرام

جناب محمد سرور صاحب
خطیب مسجد ہذا

جناب عبدالرحمن صاحب
خطیب مسجد ہذا

جناب جہانگیر صاحب
خطیب مسجد ہذا

حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب
خطیب مسجد ہذا

قاری عبدالرحمن مجاہد صاحب
خطیب مسجد ہذا

مولانا مشتاق احمد صاحب
خطیب مسجد ہذا

حافظ محمد افضال صاحب
خطیب مسجد ہذا

حضرت مولانا محمد بلال سبحانی صاحب
خطیب مسجد ہذا

حافظ محمد طارق صاحب
خطیب مسجد ہذا

حضرت مولانا محمد نعیم صاحب
خطیب مسجد ہذا

قاری محمد مبشر قصوری صاحب
خطیب مسجد ہذا

حافظ محمد یسین صاحب
خطیب مسجد ہذا

قاری محمد امجد صاحب
خطیب مسجد ہذا

قاری محمد لطیف صاحب
خطیب مسجد ہذا

قاری محمد انور صاحب
خطیب مسجد ہذا

انتظامیہ جامع مسجد محمدی اہلحدیث اڈا متھراداس
کوٹ رادھا کشن روڈ
ضلع قصور

رابطہ
0300-4602202
0333-6707876

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس ضلع بہاولنگر کا ایک انقلابی اور مثالی قدم

2 روزہ تربیتی کیمپ

علماء و کارکنان کیلئے

بمقام مرکز صدر العلوم اسلامک ایجوکیشن سنٹر
چک حافظ والا ہارون آباد روڈ، بہاول نگر

بتاریخ 27/26 مارچ 2016ء بروز ہفتہ اتوار

ان شاء اللہ

شیڈول مؤرخہ 26 مارچ 2016ء بروز ہفتہ

	از	تا
آمد مہمانان	11:00	12:00
ریفریشمنٹ	12:00	12:40
وقفہ نماز ظہر	12:40	01:50
تعارفی نشست	01:50	02:00
پہلا لیکچر (نظام تعلیم)۔	02:00	03:00
دوسرا لیکچر (ریسکیو ٹریننگ)	03:00	03:50
وقفہ نماز عصر	03:50	04:30
تیسرا لیکچر (مقصد زیست)	04:30	05:00
ریفریشمنٹ/کھیل	05:00	06:00
وقفہ نماز مغرب	06:00	06:50
چوتھا لیکچر (تزکیہ نفس)	06:50	07:50
کھانا	07:50	08:40
وقفہ نماز عشاء	08:40	09:15
پانچواں لیکچر (ملکی ذمہ داریاں)	09:15	10:15
آخر میں سوال و جواب کی نشست		
چائے + سونا		

شیڈول مؤرخہ 27 مارچ 2016ء بروز اتوار

	از	تا
نماز تہجد	04:30	05:00
وقفہ نماز فجر فرض	05:00	05:40
پہلا لیکچر (روزمرہ معاملات)	5:40	06:20
سیر	06:20	06:50
اشراق + ناشتہ	06:50	07:50
دوسرا لیکچر (اوائل تلفظ و مخارج)	07:50	08:20
حلقہ جاتی تعلیم بلحاظ تحصیل	08:20	09:00
تیسرا لیکچر (علوم دین + میڈیا)	09:00	09:30
چوتھا لیکچر (نوجوانوں کا کردار)	09:30	10:00
پانچواں لیکچر (اہداف و نظم)	10:00	11:00
تقریری مقابلہ	11:00	11:50
کوئز پروگرام + تقسیم انعامات	11:50	12:30
وقفہ نماز ظہر	12:30	01:00
الوداعی کھانا		

نوٹ:

☆ ضلع کی ہر تحصیل سے 15 تا 20 افراد شرکت کر سکتے ہیں۔ دیگر اضلاع سے شریک ہونے والے افراد پہلے رابطہ فرمائیں۔

☆ **تقریری مقابلے**..... تقریر کا ٹائم 3 سے 4 منٹ ہوگا۔ اضافی ٹائم کے نمبر کاٹے جائیں گے۔ ہر مدرسہ سے 2 طالب علم حصہ لے سکتے ہیں۔

مسابقے کے موضوع: ❶ اصلاح معاشرہ میں مدارس کا کردار ❷ 23 مارچ 1947ء کے اہداف و نتائج

☆ **کھیل**..... پہلے ہر تحصیل کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ پھر تحصیل سے پہلے تین پوزیشن لینے والوں کا ضلع میں مقابلہ ہوگا۔

کھیل درج ذیل ہوں گے: ریس (200 میٹر)، نیزہ بازی، لانگ جمپ۔

☆ **کوئز پروگرام**..... ورکشاپ میں دیئے جانے والے دروس سے ہی سوال منتخب کیے جائیں گے اور وہی پوچھے جائیں گے۔ شرکاء درس نوٹ کرتے رہیں۔

☆ احباب سے انتظامی معاملات میں کسی بھی کمی کوتاہی کے لیے پیشگی معذرت۔

بمقام مرکزی جمعیۃ اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس ضلع بہاولنگر

0300-7922933
0301-6570300

اہلحدیث یوتھ فورس گلشن پارک کے زیر اہتمام

تلاوت
حافظ محمد عثمان الشیخ
حافظ ابتسام الٰہی ظہ

سالانہ سب تن پاک کانفرنس

زیر سرپرستی
حضرت مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی
حفظہ اللہ تعالیٰ
جامعہ الدراسات الاسلامیہ

زیر صدارت
شیخ اہلحدیث حضرت مولانا حافظ محمد یونس آزاد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

ان شاء اللہ

سیرت النبی ﷺ، عظمت صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم

بمقام
جامع مسجد عثمان غنی اہلحدیث گلشن پارک مغلپورہ لاہور

بتاریخ
27 مارچ 2016 بروز اتوار
بعد نماز عصر تا نماز عشاء

زیر نگرانی
محترم جناب حافظ محمد یسین صاحب حفظہ اللہ
جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس گلشن پارک

خطاب بعد نماز عصر
محترم جناب پروفیسر حافظ عبدالرزاق ساجد صاحب حفظہ اللہ
عظیم مذہبی سکالر فیصل آبادی
موضوع: سب تن پاک

منصوبی کاوش
محترم جناب حافظ محمد زبیر اسلم صاحب
جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس گلشن پارک

حمد و نعت
محترم جناب حافظ فدا الرحمن طیب صاحب
مہتمم امین آباد گوجرانوالہ

منصوبی کاوش
محترم جناب شہریار محبوب صاحب

نوجوان تلاوت
حافظ عبید الرحمن صاحب ایڈووکیٹ

خطاب بعد نماز عشاء
فاضل نوجوان محترم جناب حافظ محمد بنیامین عابد صاحب حفظہ اللہ
آف اوکاڑہ
موضوع: حقوق والدین

خطاب بعد نماز مغرب
ننھا مقرر محترم جناب حافظ محمد ابوبکر سلطان صاحب حفظہ اللہ
آف شیخوپورہ
موضوع: سیرت النبی ﷺ

نوجوان تلاوت
جناب محمد عامر عبداللہ صاحب

تمام معاونین عظام کرام اور خصوصی مدعوئین

خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا

الداعی الی الخیر
انتظامیہ جامع مسجد عثمان غنی اہلحدیث گلشن پارک مغلپورہ لاہور

0300-4478611
0322-4655753
0332-4169170

عبدالستار ٹنکی بوائز سکول مغلپورہ لاہور 0300-0320-0333-0313 بینک محمد عرفان عبدالستار 4110657 0300-9354701 irfansattar1377@gmail.com

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

یٰحییٰ — مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد کے زیر اہتمام — یافیوم

تاریخ ساز

تیسرا سالانہ **25** مارچ 2016ء کا

عظیم الشان

خطبہ جمعہ کا آغاز 12:30 بجے ہوگا۔

فقید المثال

ابتدائی خطبہ جمعۃ المبارک

ایہا الذین آمنوا

بمقام

ریلوے گراؤنڈ نئی منڈی حبیب آباد

زیر صدارت

قاری محمد زبیر مجاہد

داعی قرآن وسنت

Designing By:
SAJJD ISMAIL
0346-4503270

بقیۃ السلف ولی کامل
عظیم مذہبی سکالر

حضرت مولانا ظفر اللہ خان صاحب

سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

ارشاد فرمائیں گے

خواتین کے لیے باپردہ انتظام ہوگا

اہل اسلام سے شرکت کی پرزور اپیل کی جاتی ہے

الدعوۃ الی اللہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد 0345 7504296